Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 27

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

24 شعبان 1434 ہجری قمری 4 وفا 1392 ہش 4 جولائی 2013ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لیے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں، میں دُعا کرنے والے کی دُعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

★...وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّھُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ۔ (سورۃ البقرہ:۱۸۷)

ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں، میں دُعا کرنے والے کی دُعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے پس چاہیے کہ وہ میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

★... عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنۡ قَامَ رَمَضَانَ اِیۡمَانًا وَّ احۡتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡبِہٖ۔

(بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

☆......عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: مَنۡ لَمۡ یَدَعۡ قَوۡلَ الزُّوۡرِ وَالۡعَمَلَ بِہٖ فَلَیۡسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِیۡ اَنۡ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ۔

(بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں یعنی اس کا روزہ بیکار ہے۔

★...عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ: کُلُّ عَمَلِ ابۡنِ اٰدَمَ لَہٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّہٗ لِیۡ وَاَنَا اَجۡزِیۡ بِہٖ۔ وَالصِّیَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا کَانَ یَوۡمُ صَوۡمِ اَحَدِکُمۡ فَلَا یَرۡفُثۡ وَلَا یَصۡخَبۡ فَاِنۡ سَابَّہٗ اَحَدٌ اَوۡ قَاتَلَہٗ فَلۡیَقُلۡ: اِنِّیۡ صَائِمٌ وَالَّذِیۡ نَفۡسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخُلُوۡفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطۡیَبُ عِنۡدَ اللّٰہِ مِنۡ رِیۡحِ الۡمِسۡكِ۔ لِلصَّائِمِ فَرۡحَتَانِ یَفۡرَحُھُمَا اِذَا اَفۡطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّہٗ فَرِحَ بِصَوۡمِہٖ۔

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شُتِم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لیے ہیں۔ مگر روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اسکی جزا بنوں گا یعنی اسکی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے، پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور وشر کرے اگر اس سے کوئی گالی گلوچ ہو یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے کہ میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے! روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔ کیونکہ اس نے اپنا یہ حال خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔

☆......حضرت ابو مسعود غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رمضان شروع ہونے کے بعد ایک روز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لوگوں کو رمضان کی فضیلت کا علم ہوتا تو میری امت اس بات کی خواہش کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔ اس پر بنو خزاعہ کے ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ کے نبی! ہمیں رمضان کے فضائل سے آگاہ کریں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’یقیناً جنّت کو رمضان کے لیے سال کے آغاز سے آخر تک مزین کیا جاتا ہے۔ پس جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش الٰہی کے نیچے ہوائیں چلتی ہیں۔‘‘

(الترغیب والترھیب کتاب الصوم، الترغیب فی صیام رمضان)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جسقدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہیے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزہ سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لیے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا اُنہیں مل جاوے۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۰۲)

تہجد۔ رمضان کی اصل برکت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا:

''حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے رمضان مبارک کا ذکر فرمایا اور اسے تمام مہینوں سے افضل قرار دیا اور فرمایا جو شخص رمضان کے مہینے میں حالت ایمان میں ثواب اور اخلاص کی خاطر عبادت کرتا ہے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس روز تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

تو ہر رمضان ہمارے لیے ایک نئی پیدائش کی خوشخبری لے کر آتا ہے۔ اگر ہم ان شرطوں کے ساتھ رمضان سے گزر جائیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں تو گویا ہر سال ایک نئی روحانی پیدائش ہوگی اور گزشتہ تمام گناہوں کے داغ دُھل جائیں گے۔

ایک دوسری حدیث بخاری کتاب الصوم سے لی گئی ہے **باب من فضل من قام رمضان**۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں کو اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

ان دونوں حدیثوں میں تھوڑا سا فرق ہے۔ پہلی حدیث میں عبادت کا عمومی ذکر تھا جو اخلاص کے ساتھ ایمان کے تقاضے پورے کرتے ہوئے عبادت کرتا ہے اس کی گویا کہ ازسرِ نو روحانی پیدائش ہوتی ہے۔ یہاں تہجد کی نماز کا خصوصیت سے ذکر فرمایا گیا ہے جو رمضان کی راتوں کو اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

پس رمضان خصوصیت کے ساتھ تہجد کے ساتھ تعلق رکھتا ہے یعنی **تہجد کی نمازیں** کہنا چاہیے **خصوصیت سے رمضان سے تعلق رکھتی ہیں** اگرچہ دوسرے مہینوں میں بھی پڑھی جاتی ہیں۔ اور اس پہلو سے وہ سب جو روزے رکھتے ہیں ان کے لیے تہجد میں داخل ہونے کا ایک راستہ کھل جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر اگر عام دنوں میں تہجد پڑھنے کی کوشش کی جائے تو ہو سکتا ہے بعض طبیعتوں پر گراں گزرے مگر رمضان میں جب اٹھنا ہی اٹھنا ہے تو روحانی غذا بھی کیوں انسان ساتھ شامل نہ کر لے۔ اس لیے اسے **اپنا ایک دستور بنالیں اور بچوں کو بھی ہمیشہ تاکید کریں کہ اگر وہ سحری کی خاطر اٹھتے ہیں تو ساتھ دو نفل بھی پڑھ لیا کریں اور اگر روزے رکھنے کی عمر کو پہنچ گئے ہیں پھر تو ان کو ضرور نوافل کی طرف متوجہ کرنا چاہیے۔** یہ درست نہیں کہ اٹھیں اور آنکھیں ملتے ہوئے سیدھا کھانے کی میز پر آجائیں یہ رمضان کی روح کے منافی ہے۔ اور جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اصل برکت تہجد کی نماز سے حاصل کی جاتی ہے۔ اور امید ہے کہ اس کو اب رواج دیا جائے گا بچوں میں بھی اور بڑوں میں بھی۔

میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بیان کیا ہے قادیان میں جو بچپن ہم نے گزارا اس میں تو یہ تصور ہی نہیں تھا کہ کوئی شخص تہجد کے بغیر سحری کھانا شروع کر دے ناممکن تھا۔ بڑا ہو یا چھوٹا ہو وقت سے پہلے اٹھتا تھا اور توفیق ملتی تھی تو تہجد کے علاوہ قرآن کریم کی تلاوت بھی پہلے کرتا تھا پھر آخر پر سحری کے لیے وقت نکالا جاتا تھا اور سحری کا وقت تہجد اور تلاوت کے وقت کے مقابل پر ہمیشہ بہت تھوڑا سا رہتا تھا۔ بعض دفعہ جلدی جلدی کر کے ان کو کھانا کھانا پڑتا تھا کیونکہ اگر دیر میں آنکھ کھلی ہے تو کھانے کا حصہ نکالتے تھے تہجد کے لیے، تہجد کا حصہ نکال کر کھانے کو نہیں دیا جاتا تھا۔ پس یہی وہ اعلیٰ رواج ہے جسے اس زمانہ بھی رائج کرنا چاہئے اور اس پر قائم رہنا چاہیے۔

مسند احمد بن حنبل میں سے یہ حدیث ہے، بحوالہ فتح الربانی۔ ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور جس نے رمضان کے تقاضوں کو پہچانا اور ان کو پورا کیا اور جو رمضان کے دوران اُن تمام باتوں سے محفوظ رہا جن سے اس کو محفوظ رہنا چاہیے تھا یعنی جس نے ہر قسم کے گناہ سے اپنے آپ کو بچائے رکھا تو ایسے روزے دار کے لیے اس کے روزے اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔

پس وہ دیگر شرائط جو تہجد کی نماز یا عبادت ادا کرنے کے علاوہ لازم ہیں وہ یہ ہیں کہ تقاضوں کو پورا کیا جائے اور تقاضے پورے کرنے میں اہم بات یہ ہے کہ وہ ان تمام باتوں سے محفوظ رہے جن کے متعلق قرآن کریم میں یا احادیث میں ذکر ملتا ہے کہ خصوصیت سے رمضان کے مہینے میں ان سے پرہیز کیا جائے اور ہر قسم کے گناہ سے اپنے آپ کو بچائے۔ ایسا روزے دار اگر رمضان کے مہینہ روزہ رکھتے ہوئے گزار دے تو اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔'' (الفضل انٹرنیشنل 14 اگست 2009ء)

قارئین **بدر** کی خدمت میں

''رمضان المبارک'' کی مبارکباد! (ادارہ)

رشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اے مسیح محمدی کے غلامو!

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ ستمبر ۲۰۰۸ میں فرمایا:

''اے مسیح محمدی کے غلامو! آپ کے درخت وجود کی سرسبز شاخو! اے وہ لوگو! جن کو اللہ تعالیٰ نے رشد و ہدایت کے راستے دکھائے ہیں۔ اے وہ لوگو! جو اس وقت دنیا کے کئی ممالک میں قوم کے ظلم کی وجہ سے مظلومیت کے دن گزار رہے ہو، اور مظلوم کی دعائیں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَیں بہت سنتا ہوں، تمہیں خدا تعالیٰ نے موقع دیا ہے کہ اس رمضان کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص ہوتے ہوئے اور ان تمام باتوں کا حوالہ دیتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں گزار دو۔ یہ رمضان جو خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کا پہلا رمضان ہے، خدا تعالیٰ کے حضور اپنے سجدوں اور دعاؤں سے نئے راستے متعین کرنے والا رمضان بنا دو، اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والا رمضان بنا دو۔ اپنی آنکھ کے پانی سے وہ طغیانیاں پیدا کر دو جو دشمن کو اپنے تمام حربوں سمیت خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائیں۔ اپنی دعاؤں میں وہ ارتعاش پیدا کرو جو خدا تعالیٰ کی محبت کو جذب کرتی چلی جائے کیونکہ مسیح محمدی کی کامیابی کا راز صرف اور صرف دعاؤں میں ہے۔''

ہم اپنے مدنی آقا کا اسوہ ہی فقط اپنائیں گے

ثاقب زیروی۔ پاکستان

لکھیں گے لہو سے افسانے تاریخ کو پھر دہرائیں گے
رکھے گا زمانہ یاد جسے وہ نقش وفا بن جائیں گے
ہم پر ہے خدا کا فضل و کرم ہنس ہنس کے سہیں گے جور و ستم
ہم اپنے پیار کی شبنم سے نفرت کی آگ بجھائیں گے
ہم شام کا پہلا تارا ہیں ہم لوگ ہیں صبح کی پہلی کرن
تنویر کی صورت پھیلیں گے خوشبو کی طرح چھا جائیں گے
بدخواہ نگاہیں گھات میں ہیں منزل بھی صدائیں دیتی ہیں
سوئے تو بہت کچھ کھوئیں گے جاگے تو بہت کچھ پائیں گے
جذبوں کی سلگتی آگ کبھی سینوں میں نہ کم ہونے دیں گے
جتنا بھی دبائے گی دنیا اتنا ہی ابھرتے جائیں گے
تعمیر بشارت تو ہے فقط آغاز سفر اے ہم سفرو
توحید کا پرچم یورپ کے ہر قریے پر لہرائیں گے
بے نور دلوں کے ویرانے سیراب کریں گے اشکوں سے
ہم اپنی آبلہ پائی سے کانٹوں کی پیاس بجھائیں گے
اے ناصر دیں تیری یادیں ہیں قلب و نظر کا سرمایا
ان یادوں سے ہم جیتے جی روحوں کے چمن مہکائیں گے
ہم اہل وفا ہیں غلبہ دیں کی تیری ساری امنگوں کو
طاہر کی قیادت میں اک دن زرّیں جامے پہنائیں گے
یہ دنیا والے اے ثاقب جتنے بھی ستم چاہیں ڈھالیں
ہم اپنے مدنی آقا کا اسوہ ہی فقط اپنائیں گے

شعبہ ٹول فری دعوت الی اللہ بھارت کا نیا نام اور نمبر

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ ٹول فری کا نیا نام ''نور الاسلام'' تجویز کیا ہے۔
ٹول فری کا نیا نمبر یہ ہے۔ 1800 3010 2131۔ (ناظر دعوت الی اللہ بھارت)

خطبہ جمعہ

ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ احمدیت نے انشاء اللہ تعالیٰ دنیا پر غالب آنا ہے۔ احمدیت اسلام سے کوئی علیحدہ چیز نہیں۔ اصل میں حقیقی اسلام ہی احمدیت ہے یا احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ ہمارے مخالفین چاہے جتنا مرضی شور مچاتے رہیں کہ احمدی مسلمان نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہر آن ہمیں من حیث الجماعت یہ تسلی دلاتی رہتی ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔

دنیا کو توحید پر قائم کرنے اور دینِ واحد پر جمع کرنے کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے وہ ایک تو تبلیغ ہے، اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے۔ دوسرے اپنے اخلاق کو اعلیٰ سطح پر لے جانا ہے۔ تیسرے دعاؤں کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے مدد چاہنا ہے۔ پس آج ہر احمدی کو، ہر اُس شخص کو جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کرتا ہے اس ذمہ داری کو سمجھنے کی ضرورت ہے تا کہ اُس مقصد کے حصول کا ذریعہ بن سکے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھیجے گئے تھے۔

جماعتوں کو بھی اپنے بچوں اور نوجوانوں میں یہ روح پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو دینی علم سیکھنے کے لئے جامعہ احمدیہ میں جانے کے لئے پیش کریں تا کہ یہاں کے مقامی ماحول اور زبان کے لحاظ سے اُن کو پیغام پہنچانے والے مہیا ہو سکیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 10 مئی 2013ء بمطابق 03 ہجرت 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد مسجد بیت الحمید۔ چینو۔ لاس

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 31 مئی 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ احمدیت نے انشاء اللہ تعالیٰ دنیا پر غالب آنا ہے۔ احمدیت اسلام سے کوئی علیحدہ چیز نہیں۔ اصل میں حقیقی اسلام ہی احمدیت ہے یا احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ ہمارے مخالفین چاہے جتنا مرضی شور مچاتے رہیں کہ احمدی مسلمان نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہر آن ہمیں من حیث الجماعت یہ تسلی دلاتی رہتی ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے اور دنیا کو حقیقی اسلامی تعلیم اگر کہیں مل سکتی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق سے مل سکتی ہے۔ اُس امام الزمان سے مل سکتی ہے، اُس مسیح موعود اور مہدی معہود سے مل سکتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ یا جس کے ذریعہ سے اسلام کا احیائے نَو ہونا ہے۔ پس چاہے اسلامی ممالک ہیں یا غیر اسلامی دنیا ہے، حقیقی اسلام کی تعلیم اور اسلام کا حقیقی پیغام دنیا کو دینا اب خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے ذریعہ ہی مقدر فرما دیا ہے۔ آج نہیں تو کل دنیا جان لے گی کہ جماعت احمدیہ ہی حقیقی مسلمان ہے اور حقیقت میں اسلام کی نمائندہ جماعت ہے۔ دو دن پہلے لاس اینجلس ٹائم کی نمائندہ آئی تھیں، انہوں نے سوال کیا کہ تم تو معمولی تعداد میں ہو، امریکہ میں اتنے لوگ جانتے بھی نہیں، تو کس طرح یہ امن کا پیغام جس کا تم دعویٰ کرتے ہو کہ حقیقی اسلام کا پیغام ہے، ملک میں پھیلا سکتے ہو۔ تو میں نے اُنہیں یہی کہا تھا کہ امریکہ کا سوال نہیں، امریکہ میں بھی اور تمام دنیا میں بھی ہم ایک دن انشاء اللہ تعالیٰ تمہارے یا تمہاری نسلوں کے دل جیت کر اسلام کی آغوش میں لائیں گے۔ میرا خیال تھا کہ اس پر شاید وہ کسی اور رنگ میں کچھ نہ لکھ دیں لیکن آج ابھی جمعہ پر آنے سے پہلے میں نے جب یہ رپورٹ پڑھی، انٹرویو پڑھا ہے، اُس میں انہوں نے تقریباً صحیح رنگ میں ہی ساری باتیں بیان کی ہیں۔

حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر جس طرح ہمیشہ انبیاء کی تائید و نصرت فرماتی ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بھی اُس کے یہی وعدے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہر آن ہمیں اس کے نظارے دکھا رہی ہے اور ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنی الفاظ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِي (سورۃ المجادلہ:22)۔ کہ "اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ میں اور میرا رسول غالب آئیں گے"، کو جس طرح ہمیشہ سچ کر دکھایا ہے۔ آج جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ کیا ہے، آپ کو بھی انہی الفاظ میں تسلی دلائی ہے اور الہام فرمایا ہے تو یہ بھی ضرور اللہ تعالیٰ سچ کر کے دکھائے گا۔ کیونکہ آپ ہی اس زمانے میں قرآنِ کریم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہوئے ہیں۔ پس یہ ناممکن ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے دین کو پھیلانے کے لئے اپنے مقرر کردہ فرستادہ کی تائید و نصرت کے سامان نہ فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"خدا نے ابتداء سے ہی لکھ چھوڑا ہے اور اپنا قانون اور اپنی سنّت قرار دے دیا ہے کہ وہ اور اُس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ پس چونکہ مَیں اُس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے بلکہ اُس نبی کریم خاتم الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام پا کر اور اُسی میں ہو کر اور اُسی کا مظہر بن کر آیا ہوں، اس لئے مَیں کہتا ہوں کہ جیسا کہ قدیم سے یعنی آدم کے زمانے سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہمیشہ مفہوم اس آیت کا سچا نکلتا آیا ہے ایسا ہی اب بھی میرے حق میں سچا نکلے گا"۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 381-380)

آپ فرماتے ہیں: "کیا یہ لوگ اپنی رُوگردانی سے خدا کے سچے ارادہ کو روک دیں گے جو ابتداء سے تمام نبی اس پر گواہی دیتے آئے ہیں۔ نہیں، بلکہ خدا کی یہ پیشگوئی عنقریب سچی ہونے والی ہے کہ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ (سورۃ المجادلہ:22)۔" (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 8)

پس مجھے تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے رتّی بھر بھی شک نہیں ہے اور نہ ہی کسی سچے احمدی کو ہو سکتا ہے کہ نعوذ باللہ جماعت کسی وقت بھی اللہ تعالیٰ کی تائیدات سے محروم رہ جائے گی، یا یہ غلبہ نہیں ہوگا۔ یہاں ہر احمدی پر یہ واضح ہونا چاہئے کہ یہ غلبہ کیا ہے۔ کیا حکومتوں پر قبضہ کرنا یہ غلبہ ہے؟ یا ہر ملک میں احمدیوں کی اکثریت ہو جانا یہ غلبہ ہے؟ یہ بھی غلبہ کی ایک قسم ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کی سنّت ہے کہ غلبہ دو طرح سے اور دو طریقوں سے ہوتا ہے۔ ایک حصہ اُس کا نبی کے زمانے میں ہوتا ہے اور نبی کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ اور دوسرا نبی کے بعد جو نبی کی تعلیم پھیلانے کے ذریعے سے ہی ہوتا ہے، لیکن ہوتا نبی کے بعد میں ہے۔ اس کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرح فرمائی ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا کوئی مقابلہ نہ کر سکے۔ یہ ایک غلبہ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو عطا فرماتا ہے۔ فرمایا کہ:

"اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں، اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔"

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304)

پس نبی کے ذریعہ سے غلبہ یہ ہے۔ خدا تعالیٰ کے وجود کا دنیا کو پتہ چل جاتا ہے کہ خدا ہے۔ دنیا کو یہ پتہ چل جاتا ہے کہ یہ دلائل اور براہان جو نبی دے رہا ہے، خدا تعالیٰ کی خاص تائید سے اُسے ملے ہیں۔ نبی کے علم و عرفان کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پھر ایسے نشانات اُس کی تائید میں آتے ہیں جن سے سچائی ظاہر ہوتی ہے۔ بیشک انبیاء کے مخالفین ان کی مخالفتوں میں بڑھ جائیں لیکن دلائل اور نشانات کو جھٹلا نہیں سکتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کے مخالفین جو ضدی تھے، اپنے باپ دادا کے طرزِ عمل پر زندگی گزارنا چاہتے تھے، اُن کے پاس دلیل تو کوئی نہیں تھی۔ بس ضد تھی اور ہٹ دھرمی تھی۔ اسی طرح براہان ودلائل سے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمائے ہیں آپ کے مخالفین کے پاس نہ آپ کے وقت میں کوئی ردّ تھا، دلیل تھی اور نہ آج ہے۔ اسی طرح نشانات ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں چانداورسورج کے گرہن کا نشان ہے۔ پہلے نام نہاد علماء اس کا مطالبہ کرتے تھے کہ مہدی اور مسیح کے آنے کی نشانی چاند اور سورج گرہن ہے۔ جب یہ ظاہر ہوگیا تو تاویلیں کرنی شروع کردیں۔ پھر زلزلوں کے نشانات ہیں۔ اس کے علاوہ بیشمار نشانات ہیں۔ جنہوں نے نہیں ماننا، وہ نہیں مانتے۔ لیکن سعید فطرت لوگ جماعت میں داخل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ جو تخم ریزی اور بیج نبی نے ڈالنا ہوتا ہے وہ ڈال دیتا ہے۔ جو سچی تعلیم دنیا کو بتانی ہو وہ بتا دیتا ہے۔ جو وقت کے ساتھ ساتھ اپنا اثر دکھاتی رہتی ہے۔ یہی حضرت مسیح موعود سے کئے گئے اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ہوا۔ اور آپ کا یہ پھینکا ہوا بیج اپنے وقت پر لہلہاتی ہوئی فصل بن کر ظاہر ہوتا رہا اور ہو رہا ہے۔

پس یہ غلبہ کی ایک قسم ہے۔ بیشک آپ کی زندگی میں چند لاکھ لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی، لیکن یہ غلبہ ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ کے بے حساب نشانات آپ کے حق میں ظاہر ہوئے اور علمی اور روحانی لحاظ سے بھی آپ کا مقابلہ کوئی نہ کرسکا۔

پھر غلبہ کا دوسرا حصہ ہے، جیسا کہ میں نے کہا، وہ نبی کی وفات کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اصل میں تو یہ بھی نبی کے دلائل اور خدا تعالیٰ کے نشانات کے ظاہر ہونے کا تسلسل ہی ہے لیکن یہ نبی کی زندگی کے بعد ہوتا ہے۔ گو دشمن سمجھتا ہے کہ نبی فوت ہوگیا کہ جس شخص نے دعویٰ کیا تھا وہ فوت ہوگیا۔ جس نے جماعت بنائی تھی وہ اس دنیا سے گزر گیا۔ اب ہم دوبارہ اُس کی بنائی ہوئی جماعت کو زیر کرلیں گے، اپنے میں شامل کرلیں گے۔ اس جماعت میں شامل لوگوں کو مفسدانہ خیالات پھیلا کر جماعت سے دور کرلیں گے کیونکہ اب ان کو سنبھالنے والا کوئی نہیں۔ جو نبی کو عارضی غلبہ ملا تھا وہ اب اپنے خاتمے کو پہنچ جائے گا۔ یہ دشمنوں کی سوچ ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین نے بھی یہی سمجھا تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اس بارے میں پہلے ہی بتا دیا تھا کہ پہلے انبیاء کی طرح میرا غلبہ بھی وہ غلبہ ہوگا اور خدا تعالیٰ کے جو وعدے ہیں، جب تک وہ پورے نہیں ہوتے، وہ غلبہ ہوتا چلا جائے گا۔

پس یہ آپ نے فرمایا کہ میں فوت بھی ہوجاؤں تو پریشان نہ ہونا۔ میں نے جو بیج ڈالا ہے، جو تخم ریزی کی ہے اُس نے تناور پھل دار درختوں کا ایک سلسلہ بننا ہے جو دوسری قدرت یعنی خلافت کے ذریعہ سے قائم رہے گا تا کہ غلبہ کا وعدہ پورا ہوتا رہے۔ پس غلبہ کا ایک حصہ جس طرح انبیاء کی زندگی میں اور ایک حصہ اُن کی زندگی کے بعد پورا ہوتا ہے، اسی طرح جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود سے کئے گئے وعدے کے دوسرے حصہ کو بھی پورا ہوتا دیکھ رہی ہے۔ بیشک جماعت کی ترقی اور غلبہ تو ہونا ہی ہے، جیسا کہ پہلے مَیں نے بتایا، عددی لحاظ سے، تعداد کے لحاظ سے بھی ہوگا اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ بھی ہو رہا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری ذمہ داری بھی بتائی ہے کہ کس طرح ہم اس غلبہ کا حصہ نسلاً بعد نسلٍ بن سکتے ہیں۔ اور یہ ذمہ داریاں وہی ہیں جو قرآنِ کریم نے ہمیں بتائی ہیں کہ تقویٰ پر قدم مارو۔ اپنے نفسوں کی اصلاح کرو اپنی روحانی اور اخلاقی حالت کے جائزے لو اس پیغام کو اور اس مشن کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کیا گیا ہے، پورا کرو۔ آپ اپنے آقا ومطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں دنیا میں خدائے واحد کی حکومت قائم کرنے آئے تھے۔ دنیا کو شرک سے پاک کرنے آئے تھے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔‘‘ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 307-306)

پس دنیا کو توحید پر قائم کرنے اور دینِ واحد پر جمع کرنے کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے وہ ایک تو تبلیغ ہے، اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے۔ دوسرے اپنے اخلاق کو اعلیٰ سطح پر لے جانا ہے تیسرے دعاؤں کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے مدد چاہنا ہے۔ پس آج ہر احمدی کو، ہر اُس شخص کو جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کرتا ہے اس ذمہ داری کو سمجھنے کی ضرورت ہے تا کہ اُس مقصد کے حصول کا ذریعہ بن سکے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھیجے گئے تھے۔

بیشک نشانات وبراہین خدا تعالیٰ نے عطا فرمائے اور آج تک ان نشانات کے ذریعہ ہی ہم احمدیت کی ترقی دیکھ رہے ہیں۔ اگر اپنی کوشش دیکھیں تو ہزارواں لاکھواں حصہ بھی نہیں اُن انعامات اور فضلوں کا جو اللہ تعالیٰ جماعت پر فرما رہا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ہماری ذمہ داری بتائی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرف ہمیں توجہ دلائی ہے۔ اگر ہم میں سے ہر ایک اس طرف توجہ نہیں کرے گا تو اُن فضلوں کا وارث نہیں بن سکے گا جو آپ علیہ السلام کی جماعت کا فعّال حصہ بننے سے وابستہ ہیں۔ پس ہمیں اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ بیشک پھل ہماری کوشش سے نہیں لگ رہے، انعامات ہماری کوشش سے نہیں مل رہے۔ یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں۔ اُس خدا کے فضل ہیں جو اپنے پیاروں کی ہمیشہ لاج رکھتا ہے، جو جب کسی کو اپنے اِذنِ خاص سے کھڑا کرتا ہے تو اُس کے ساتھ کئے گئے وعدوں کو حیرت انگیز طور پر پورا کرکے دشمن کو ذلیل ورسوا کر دیتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے فرستادے کی جماعت ترقی کی نئی سے نئی منازل طے کرتی چلی جاتی ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا، کوشش کا ہمیں بہرحال حکم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کوشش کرنے والوں کی خصوصیات کا جو قرآنِ کریم میں متعدد جگہ ذکر فرمایا ہے، اُن کا ایک جگہ اس طرح ذکر فرمایا کہ وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ (سورۃ حٰم سجدۃ:34)۔ اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

پس یہ باتیں ہیں، یعنی دعوتِ الی اللہ یا تبلیغ، اپنے اعمال کی طرف نگاہ رکھنا، نیک اعمال بجالانا، حقوق اللہ اور حقوق العباد میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی کامل فرمانبرداری کرنا، اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق ان حقوق کی ادائیگی کرنا۔ کیونکہ تبلیغ اُس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتی جب تک اپنے اعمال پر نظر رکھتے ہوئے اُن کو خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق نہ ڈھالا جائے۔ اور پھر ان کی ادائیگی میں خدا تعالیٰ کی رضا کو جب تک مدّنظر نہ رکھا جائے۔ جب ایک احمدی اپنے اجلاسوں اور اجتماعوں میں یہ عہد کرتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ تو پھر اس کا مکمل پاس کرنا بھی ضروری ہے۔ تبھی ہمارے نمونے دیکھتے ہوئے دنیا ہماری طرف متوجہ ہوگی۔ جب خلفاء دنیا کو یہ چیلنج دیتے رہے یا اب مَیں جب دنیا کو یہ کہتا ہوں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کے پیغام کو بغیر تھکے دنیا تک پہنچاتے چلے جائیں گے اور ایک دن دنیا کا دل جیت کر اُن کو اسلام کی آغوش میں لے آئیں گے۔ تو اس حسنِ ظن کے ساتھ یہ پیغام دیا جاتا ہے کہ اعمال کی خوبصورتی اور خدا تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری کرتے ہوئے افرادِ جماعت کی روحانی ترقی کے معیار نہ صرف قائم رہیں گے بلکہ بہتر سے بہتر ہوتے چلے جائیں گے۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو، آپ علیہ السلام کے مشن کو، ایک لگن کے ساتھ آگے چلاتے چلے جائیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم میں سے ایک گروہ ایسا ہو جو دین کا علم حاصل کرنے والا ہو۔ تفقّہ فی الدین رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو اپنے ہم قوموں کو اور دنیا کو پہنچاتا چلا جائے، لیکن مومنین کو بھی حکم ہے دعوتِ الی اللہ کرو۔ اگر ہمارے پاس مبلغین کی فی الحال کمی ہے تو ہم انتظار نہیں کرسکتے کہ وہ تیار ہوں گے تو پھر تبلیغ کے کام آگے بڑھیں گے، تبلیغ کے کاموں کو آگے بڑھاتے چلے جانے کے لئے ہمیں ہر جگہ سے ایسے گروہ نکالنے ہوں گے جو خدا تعالیٰ کے پیغام کو آگے بڑھاتے چلے جائیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر ملک میں افرادِ جماعت کا ایک طبقہ ایسا ہے جو تبلیغ کا شوق بھی رکھتا ہے اور اس کے لئے وقت بھی دیتا ہے۔ امریکہ میں بھی ایسے لوگ ہیں، باوجود اس کے کہ کہا جاتا ہے کہ امریکہ میں معاشی حالات کی سختی کی وجہ سے زیادہ کام کرنا پڑتا ہے اور اس وجہ سے دنیا کمانے کی طرف رجحان زیادہ ہے۔ لیکن مَیں نے دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک گروہ یہاں بھی ایسا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد پر ایسے احسن رنگ میں عمل کرتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے اور اُن کے لئے دعائیں بھی نکلتی ہیں۔ بعض ایسے لوگ مجھے ملے ہیں جو چھوٹی موٹی دکانداری کرتے ہیں، سٹال لگاتے ہیں لیکن اس سٹال کے ساتھ بھی انہوں نے تبلیغ جاری رکھی ہوئی ہے۔ انہوں نے سٹالوں کو بھی تبلیغ کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ پہلے اُن کو شکوہ تھا کہ لٹریچر نہیں ملتا۔ اب کہتے ہیں کہ اس علاقے کے لئے سپینش زبان میں لٹریچر تو ہمیں مل جاتا ہے لیکن اس میدان میں وسعت آنے سے جو لٹریچر کے ذریعہ سے آ رہی ہے، اب اُن کا مطالبہ یہ ہے اور اس کے لئے اُن کے دل میں تڑپ ہے اور لگن ہے کہ ہمیں جلد از جلد سپینش بولنے اور دینی علم رکھنے والے مبلغین بھی چاہئیں۔ جماعت اپنے وسائل کے مطابق انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کر رہی ہے کہ مبلغ دے لیکن اگر اتنی ڈیمانڈ ہے تو جماعتوں کو بھی اپنے بچوں اور نوجوانوں میں یہ روح پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو دینی علم سیکھنے کے لئے جامعہ احمدیہ میں جانے کے لئے پیش کریں تا کہ یہاں کے مقامی ماحول اور زبان کے لحاظ سے اُن کو پیغام پہنچانے والے مہیا ہوسکیں۔ یہ جذبہ اور تبلیغ کا جوش یہاں کے صرف پرانے احمدیوں اور بڑی عمر کے لوگوں میں نہیں ہے بلکہ بعض نوجوانوں میں بھی مَیں نے دیکھا ہے۔ بلکہ یہاں ایک نو احمدی ہیں جو شاید بے پوائنٹ (Bay Point) کے علاقے میں رہتے ہیں، مجھے ملنے آئے تو بڑے جوشیلے تھے کہ کس طرح ان لوگوں کو جو مقامی سپینش اوریجن (origin) کے ہیں احمدیت اور حقیقی اسلام پہنچایا جائے اور جلد سے جلد پہنچایا جائے۔ کہنے لگے کہ تبلیغ کرتا ہوں مجھے بائبل تو چالیس فیصد یاد ہے اور اب میں قرآنِ کریم کے دلائل بھی یاد کر رہا ہوں۔ اور یہ اُن لوگوں کے لئے بھی پیغام ہے جو پرانے احمدی ہیں اور اس طرف توجہ نہیں دیتے۔ بقول اُن نو احمدی کے اب عیسائیت سے لوگ دور جا رہے ہیں لیکن مذہب سے نہیں، خدا تعالیٰ سے نہیں۔ اُن کو خدا کی تلاش ہے اس لئے اس خلاء کو پورا کرنے کے لئے ہمیں آگے آنا چاہئے۔ اُن کو سچے مذہب سے رُوشناس کروانے کے لئے، اُنہیں خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کے لئے ہمیں بہت زیادہ تبلیغ کی ضرورت ہے۔ بہرحال اُن کے جوش کو دیکھتے ہوئے اور خود مجھے بھی اس طرف توجہ پیدا ہوئی تھی مَیں نے مشنری انچارج صاحب سے بھی اس بارے میں تفصیلی گفتگو کی ہے کہ یہاں کے لئے سکیم بنائیں۔ امیر صاحب کو بھی کہا ہے۔ لیکن اگر ذیلی تنظیمیں بھی جماعتی نظام کے ساتھ مل کر ایک کوشش کریں اور وقفِ عارضی کی سکیمیں

بنائیں اور جن علاقوں میں میدان سازگار ہیں وہاں زیادہ کام کریں تو ایک دفعہ کم ازکم اس علاقے کے ہسپانوی لوگوں میں احمدیت اور حقیقی اسلام کا تعارف ہوجائے گا اور ہمیں یہ کروانا بہت ضروری ہے۔ مطالبات تو اب اتنے زیادہ بڑھ گئے ہیں کہ اب یہ فکر نہیں کہ تعارف کس طرح کروایا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے راستے کھول دیئے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ نہ صرف امریکہ میں بلکہ ساؤتھ امریکہ کے ملکوں میں گوئٹے مالا کے ہمارے احمدی ہیں، یہاں آئے ہوئے ہیں، بڑے پُرجوش داعی الی اللہ ہیں۔ کہنے لگے کہ ہمیں مبلغین دیں اور لٹریچر دیں جو مقامی سپینش زبان کے مطابق ہو۔ کیونکہ ان کی سپینش اور سپین میں بولی جانے والی سپینش میں بعض جگہ بعض الفاظ میں کافی فرق ہے۔ اور ہمارا لٹریچر عموماً سپین میں تیار ہوتا ہے۔ تو جب میں نے اُنہیں کہا کہ سپین پر توجہ ہے، وہاں کا لٹریچر فی الحال استعمال کریں تو کہنے لگے کہ آپ کو وہاں کی فکر ہے جہاں صرف چالیس ملین لوگ آباد ہیں اور یہاں چارسو ملین سپینش بولنے والے ہیں ان کی آپ کو فکر نہیں ہے۔ تو یہ ہیں وہ حقیقی مددگار اور داعین الی اللہ جو اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرما رہا ہے۔

پس اب لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر زمینیں بھی ہموار کرتی چلی جارہی ہے۔ امریکہ میں بھی اور ساتھ کے ہمسایہ ملکوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے ہوا چلا دی ہے۔ یہی کہا جاتا ہے کہ کیلیفورنیا میں تو اب ہسپانوی لوگوں کی اکثریت ہوچکی ہے جن میں بظاہر یہ لگتا ہے کہ مذہب کی طرف رجحان بھی ہے، لیکن اب ان کو سچے مذہب کی تلاش ہے۔ پس اس علاقے کے لئے ایک خاص پروگرام بننا چاہئے اور یہاں رہنے والوں کو اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ فی الحال جو لٹریچر مہیا ہے اُسی کو استعمال کریں، اُسی سے استفادہ کریں اور جلد از جلد یہاں کی زبان کے مطابق بھی لٹریچر کو ڈھالنے کی کوشش کریں۔ مجھے اپنی اس سوچ کو کہ یہاں احمدیت کے لئے میدان وسیع ہے اُس وقت بھی مزید تقویت ملی جب ہمارے مبلغ اظہر حنیف صاحب کا ایک خط یہاں آنے سے کچھ دن پہلے میرے سامنے آیا جس میں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک رؤیا کے بارے میں لکھا تھا، جس کو انہوں نے غالباً اپنے کسی خطبے میں بیان کیا تھا۔ اس وقت وہ خط تو میرے سامنے نہیں ہے لیکن جہاں تک مجھے یاد ہے رؤیا یہ تھی۔ انہوں نے دیکھا تھا کہ لوگوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے جو احمدیوں کا ہے اور وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کہتے ہیں کہ مجھے یہ لگا کہ وہ علاقہ ایسا ہے جیسا لاس اینجلس کا علاقہ ہے۔ پس اگر ہم کوشش کریں۔ ہم میں سے ہر ایک اس کوشش میں لگ جائے، حقیقی انقلاب اُس وقت آتا ہے، یا جلد اُس کے آثار شروع ہوتے ہیں جب لوگ بھی اُس کے لئے کوشش کریں۔ تو یہ تو یقیناً الٰہی تقدیر ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کئے گئے غلبہ کے وعدے کو پورا فرمانا ہے لیکن اگر ہم اس وعدے کے پورا ہونے کا حصہ بننا چاہتے ہیں تو پھر یہاں رہنے والے ہر احمدی کو اپنی سوچوں کا دھارا اُس کے مطابق کرنا ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے۔ بعض لوگ یہ سوچ رکھتے ہیں اور اُن کی سوچ صرف اپنی کم ہمتی کی وجہ سے ہے کہ یہ دنیادار لوگ ہیں، ان کو دین سے کوئی غرض نہیں۔ یہاں تو دنیا کی سب سے بڑی فلم انڈسٹری ہے۔ یہاں تو دنیا کی ہاؤہُو بہت ہے۔ ٹھیک ہے یہ سب کچھ ہے لیکن ایک بہت بڑا طبقہ ہمارا انتظار بھی کررہا ہے۔ اور جتنا میں سوچتا ہوں میرے دل میں یہ گڑھتا جارہا ہے کہ بعید نہیں کہ امریکہ میں احمدیت کا انقلاب اس علاقے سے ہی آئے۔

پس ہمیں اپنی کمزوریوں کو ان کے کندھے پر رکھ کر بہانے نہیں تلاش کرنے چاہئیں۔ پس جہاں جماعتی نظام کو بھی ایک خاص پروگرام کے ذریعہ کوشش کرنی چاہئے اور اگر بنایا ہوا ہے تو پھر وہاں ذیلی تنظیموں کو بھی اُس پر عمل درآمد کرنا چاہئے۔ لیکن یہاں رہنے والے ہر احمدی اور صرف اس اسٹیٹ کے رہنے والے احمدی نہیں بلکہ پورے ملک میں رہنے والے احمدی کی یہ ذمہ داری بھی ہے اور اُس کا عہدِ بیعت یہ ذمہ داری اُس پر ڈالتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والوں کی ذمہ داری جو خدا تعالیٰ نے بتائی ہے، یعنی اعمالِ صالحہ بجالانا اور کامل فرمانبرداری کا اظہار، اُس کی طرف بھی توجہ دیں۔ اس کے حصول کی کوشش کریں اور یہ کس طرح ہوگا؟ اس کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف دیکھنا ہوگا کہ وہ ہم سے کیا چاہتے ہیں۔ وہ ہمیں کس طرح دیکھنا چاہتے ہیں۔ صرف یہ کہہ کر کہ ہم تو دنیادار ہیں، ہم تو کمزور ہیں، ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہم نے بیعت کرلی اللہ تعالیٰ کے حضور ہم جوابدہی سے بچ نہیں سکتے۔ بیشک ہر احمدی مسلمان دوسرے مسلمانوں کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آکر بہتر حالت میں ہے اور نبی کے انکار کا جو گناہ ہے اُس سے بچا ہوا ہے۔ لیکن حقیقی مومن وہ ہے جو ترقی کی منزلیں طے کرتا ہے۔ اَسْلَمْنَا سے نکل کر ایمان کی ترقی کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ ظاہری فرمانبرداری سے نکل کر کامل فرمانبرداری کے حصول کی کوشش کرتا ہے۔ یہاں بہت سے احمدی ایسے ہیں جن کے خاندانوں میں احمدیت اُن کے باپ دادا کے زمانے سے ہے۔ اُن بزرگوں نے اَسْلَمْنَا سے بہت آگے نکل کر اٰمَنَّا کے نظارے دکھائے، حیرت انگیز قربانیاں کیں۔ پس اُن کی قربانیوں اور اُن کی خواہشات کا احترام کرنا بھی اُن کی اولادوں پر فرض ہے۔ جب اُن کی خواہشات کا احترام ہوگا تو پھر اُن کی دعاؤں کے بھی آپ وارث بنیں گے۔ پس یہاں پرانے رہنے والے اس لحاظ سے بھی اپنے جائزے لیں کہ انہوں نے اپنے بزرگوں کا حق بھی ادا کرنا ہے۔

اس کے علاوہ یہاں افرادِ جماعت کا ایک ایسا طبقہ بھی آیا ہے جو گزشتہ چند سالوں سے یہاں آنا شروع ہوا ہے، صرف اس لئے کہ اُن کے اپنے ملک میں اُن کے لئے حالات تنگ کردیئے گئے۔ یہاں اُن کو ان مغربی ممالک میں یا مغربی ممالک کی حکومتیں جس میں امریکہ بھی شامل ہے صرف اس لئے شہری حقوق دے رہی ہیں اور اپنے آپ میں جذب کررہی ہیں کہ بحیثیت احمدی اُنہیں اُن کے اپنے ملک میں شہری حقوق سے محروم کردیا گیا ہے اور نہ صرف شہری حقوق سے محروم کردیا گیا ہے بلکہ ظلموں کی چکّی میں پیسا جارہا ہے۔ پس یہاں آپ کا آنا جماعت احمدیہ کا فرد ہونے کی وجہ سے ہے۔ اور یہ چیز اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ایک عملی احمدی ہونے کا نمونہ بھی دکھائیں۔ یہاں میں پھر اس بات کی طرف توجہ دلاؤں گا کہ یہاں جو اسائلم سیکر ہیں یا ریفیوجی بن کر آئے ہوئے ہیں، کام نہ ہونے کی وجہ سے پریشان بھی رہتے ہیں، کام کی تلاش تو وہ کریں لیکن جو بھی فارغ وقت ہے اُس میں لٹریچر لے کر باہر نکل جائیں اور تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیں۔ گھر بیٹھنے سے تو مزید ڈپریشن ہوتا ہے، اُس سے بھی بچ جائیں گے، اُس سے جان چھوٹے گی اور بعید نہیں کہ اِس برکت سے اللہ تعالیٰ حالات بھی بہتر کردے اور انشاء اللہ کردے گا۔

بہرحال اب میں مختصراً یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کس قسم کی جماعت دیکھنا چاہتے ہیں یا ہم سے کیا توقعات رکھتے ہیں۔

سب سے پہلی بات تو آپ نے یہ بیان فرمائی کہ یہ سلسلہ اس لئے قائم ہوا ہے تا اللہ تعالیٰ پر ایمان بڑھے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 652 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

آپ نے فرمایا کہ قرآنِ شریف سے پتہ چلتا ہے کہ ایمان، تدبر اور غور سے بڑھتا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 652 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس ہمیں اللہ تعالیٰ پر ایمان بڑھانے کے لئے سب سے پہلے تو اُس کی کتاب قرآنِ کریم کو باقاعدہ پڑھنا چاہئے اور اس پر غور کرنا چاہئے۔ جتنا وسیع لٹریچر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے لئے چھوڑ گئے ہیں اُس کو نہ پڑھ کر ہم اپنے آپ کو محروم کررہے ہیں اور یہ محرومی بھی ایمان میں کمزوری کا باعث بنتی ہے۔ پس اس طرف بھی ہمیں توجہ دینے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ایمان نشانات سے بھی بڑھتا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 652 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نشان کے طور پر یہ بھی الہام فرمایا تھا کہ تیرے پاس دور دراز سے اور کثرت سے لوگ آئیں گے۔ اور یہ نظارے ہم نے آپ کی زندگی میں دیکھے اور تاریخ نے اس کو محفوظ کیا۔ اور یہی نہیں بلکہ ہر سال، ہر ملک کے جلسہ میں یہ نظارے ہم دیکھتے ہیں اور آج بھی یہ نظارہ نظر آرہا ہے کہ ملک کے طول وعرض سے صرف جمعہ پڑھنے کے لئے سفری صعوبتیں برداشت کرکے اور خرچ کرکے لوگ آئے ہیں۔ (ماخوذ از تذکرہ صفحہ نمبر 39 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

صرف اس وجہ سے کہ خلیفۂ وقت یہاں آیا ہوا ہے۔ اور یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کی وجہ سے ہے جو اُن کا خلافت سے تعلق ہے۔ پس اگر دیکھنے والی آنکھ یہ دیکھے اور ہر دل اور دماغ جو غور کرنے والا اور تدبر کرنے والا ہے اس بات کو اپنے سامنے رکھے تو اللہ تعالیٰ کی ہستی اور جماعت کی سچائی پر ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ پھر آپ نے ایک سچے احمدی کی یہ نشانی بتائی کہ آپ کی بیعت میں آنے کے بعد اُس میں اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’خدا تعالیٰ نے اس وقت ایک صادق کو بھیج کر چاہا ہے کہ ایسی جماعت تیار کرے جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرے۔‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 402 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس ہم میں سے ہر ایک کو جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ہم نے میں کس قدر ترقی کی

نیواشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

ہے۔کیا وہ اعمالِ صالحہ جن کے بجالانے کا اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں حکم دیا ہے خدا تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے ہم بجالا رہے ہیں؟ یا اُنہیں تلاش کر کے بجا لانے کی کوشش کررہے ہیں؟ اگر نہیں تو ابھی ہم اَسۡلَمۡنَا کے دائرے میں ہی پھر رہے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم ایمان میں ترقی کریں، جبکہ اللہ تعالیٰ کا ہم سے یہ مطالبہ ہے کہ ہم ایمانوں میں مضبوط ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں خوب جانتا ہوں کہ ہماری جماعت اور ہم جو کچھ ہیں اسی حال میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور اُس کی نصرت ہمارے شاملِ حال ہوگی کہ ہم صراطِ مستقیم پر چلیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اور سچی اتباع کریں۔ قرآنِ شریف کی پاک تعلیم کو اپنا دستور العمل بناویں اور ان باتوں کو ہم اپنے عمل اور حال سے ثابت کریں‘‘۔ یعنی عمل، ہماری عملی حالتیں ایسی ہو جائیں کہ یہ ثابت ہو کہ ہم ان باتوں پر عمل کر رہے ہیں۔ فرمایا ’’نہ صرف قال سے‘‘۔ صرف زبانی باتیں نہ ہوں۔ ’’اگر ہم اس طریق کو اختیار کریں گے تو یقیناً یاد رکھو کہ ساری دنیا بھی مل کر ہم کو ہلاک کرنا چاہے تو ہم ہلاک نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ خدا ہمارے ساتھ ہو گا۔ لیکن اگر ہم خدا تعالیٰ کے نافرمان اور اُس سے قطع تعلق کر چکے ہیں تو ہماری ہلاکت کے لئے کسی کو منصوبہ کرنے کی ضرورت نہیں، کسی مخالفت کی حاجت نہیں۔ وہ سب سے پہلے خود ہم کو ہلاک کر دے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 146 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’خوب یاد رکھو کہ اگر تقویٰ اختیار نہ کرو گے اور اُس نیکی سے جسے خدا چاہتا ہے کثیر حصہ نہ لو گے تو اللہ تعالیٰ سب سے اوّل تم ہی کو ہلاک کرے گا۔ کیونکہ تم نے ایک سچائی کو مانا ہے اور پھر عملی طور سے اُس کے منکر ہوتے ہو۔ اس بات پر ہرگز بھروسہ نہ کرو اور مغرور مت ہو کہ بیعت کر لی ہے۔ جب تک پورا تقویٰ اختیار نہ کرو گے، ہرگز نہ بچو گے۔ خدا تعالیٰ کا کسی سے رشتہ نہیں۔ نہ اُس کو کسی کی رعایت منظور ہے۔ جو ہمارے مخالف ہیں وہ بھی اُسی کی پیدائش ہیں اور تم بھی اُسی کی مخلوق ہو۔ صرف اعتقادی بات ہرگز کام نہ آوے گی جب تک تمہارا قول اور فعل ایک نہ ہو۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 112 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ جماعت کو تقویٰ میں بڑھنے، اعمالِ صالحہ کی طرف توجہ دینے، دعاؤں کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’نرا بدیوں سے بچنا کوئی کمال نہیں۔ ہماری جماعت کو چاہیے کہ اسی پر بس نہ کرے۔ نہیں بلکہ اُنہیں دونو کمال حاصل کرنے کی سعی کرنی چاہیے جس کے لئے مجاہدہ اور دعا سے کام لیں۔‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 663 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)۔ یعنی بدیوں سے بچیں اور نیکیاں کریں۔

انسان دوسرے انسان پر اپنے عمل سے اثر انداز ہوتا ہے۔ اس لئے آپ نے فرمایا کہ تمہارا قول و فعل ایک ہونا چاہئے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے دعوتِ الی اللہ کرنے والوں کو نیک اعمال بجالانے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’نرمی سے کام لو اور اس سلسلہ کی سچائی کو اپنی پاک باطنی اور نیک چلنی سے ثابت کرو۔ یہ میری نصیحت ہے، اس کو یاد رکھو۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 185 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس دنیا پر سلسلہ کی سچائی اُس وقت ثابت ہو گی جب ہمارے اندر و باہر ایک ہو جائیں گے۔ ہمارا قول و فعل ایک ہوگا۔ جب ہم نئے آنے والوں کو اسلام کی خوبصورت تعلیم بتا کر اپنے میں شامل کریں گے۔ پھر رنگ، نسل، قوم کے فرق کو مٹا کر صحیح اسلامی تعلیم کے مطابق ہمیں ہر ایک کو بھائیوں کی طرح گلے سے لگانا ہو گا۔ اپنے عزیزوں کی طرح اُن سے سلوک کرنا ہوگا۔ بہت سے افریقن امیریکن گزشتہ زمانوں میں احمدی ہوئے، جن کی آئندہ نسلیں جماعت سے دور ہو گئیں اور جو وجوہات ہیں اُن میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے جو شکوہ رہتا ہے، جب اکثر میں نے پوچھا ہے کہ پاکستانیوں احمدیوں کی اکثریت نے اُنہیں اپنے اندر صحیح جذب نہیں کیا۔ اسلام کی تعلیم تو بتائی لیکن اپنے عمل اُس کے مطابق نہیں رکھے۔ گو یہ دُور ہٹنے والوں کی بدقسمتی ہے کہ وہ ایمان کے بجائے لوگوں کی طرف توجہ دیتے رہے، اشخاص کو دیکھتے رہے۔ لیکن اُن کی ٹھوکر کا موجب بننے والے بھی اس بدقسمتی کا حصہ بن گئے۔ پس اس طرف بھی توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

ایک آخری اقتباس مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

’’یقیناً سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ پیارے نہیں جن کی پوشاکیں عمدہ ہوں اور وہ بڑے دولتمند اور خوش خور ہوں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ پیارے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں اور خالص خدا ہی کے لئے ہو جاتے ہیں۔ پس تم اس امر کی طرف توجہ کرو، نہ پہلے امر کی طرف……‘‘۔ فرمایا: ’’مِن جُملہ اُس کے وعدوں کے ایک یہ بھی ہے جو فرمایا وَجَاعِلُ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡکَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ (سورۃ آل عمران 56)۔‘‘ اور جو تیرے پیرو ہیں، اُنہیں اُن لوگوں پر جو منکر ہیں قیامت کے دن تک غالب رکھوں گا۔ فرمایا: ’’یہ تو سچ ہے کہ وہ میرے متبعین کو میرے منکروں اور میرے مخالفوں پر غلبہ دے گا لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ متبعین میں سے ہر شخص محض میرے ہاتھ پر بیعت کرنے سے داخل نہیں ہو سکتا۔ جب تک اپنے اندر وہ اتباع کی پوری کیفیت پیدا نہیں کرتا متبعین میں داخل نہیں ہوسکتا۔ پوری پوری پیروی جب تک نہیں کرتا۔ ایسی پیروی کہ گویا اطاعت میں فنا ہو جاوے اور نقشِ قدم پر چلے، اُس وقت تک اِتّباع کا لفظ بھی صادق نہیں آتا‘‘۔ فرمایا کہ ’’اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسی جماعت میرے لئے مقدّر کی ہے جو میری اطاعت میں فنا ہو اور پورے طور پر میری اتّباع کرنے والی ہو۔ اس سے مجھے تسلّی ملتی ہے اور میرا غم امید سے بدل جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 596 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کامل پیروی کرنے والی جماعت بنانے کی فکر تھی اور اس غم سے آپ بے چین ہوتے تھے لیکن آپ فرماتے ہیں کہ قیامت تک ایسے لوگ پیدا ہوتے چلے جانے کا خدا تعالیٰ نے وعدہ فرما دیا ہے۔ اس لئے مجھے امید بھی ہے کہ ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے کامل پیروی کرنے والے مخلصین عطا فرماتا رہا اور فرما بھی رہا ہے۔ لیکن ہمیں اپنی فکر ضرور کرنی چاہئے کہ ہم میں سے ہر ایک وہ معیار حاصل کرنے والا ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ یہ معیار حاصل کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم احمدیت کے غلبہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے ہوں۔

❁❁❁

صدقۃ الفطر و عید فنڈ

الحمد للہ ثم الحمد للہ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اللہ تعالیٰ نے پھر ایک دفعہ ہمیں اپنی زندگیوں میں دکھایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق صدقۃ الفطر کی ادائیگی تمام مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں پر فرض ہے۔ معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔ صدقۃ الفطر کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کیلئے ایک صاع عربی پیمانہ یعنی میٹرک سسٹم میں کم و بیش دو کلو 750 گرام غلہ یا اُس کی رائج الوقت قیمت مقرر کی ہے۔ پوری شرح کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص پوری شرح سے ادائیگی نہیں کرتا وہ نصف شرح سے ادائیگی کر سکتا ہے۔ قادیان اور اس کے گرد و نواح میں چونکہ ایک صاع غلہّ کی قیمت اوسط اڑتیس 38 روپے بنتی ہے اس لئے پنجاب کیلئے صدقۃ الفطر کی پوری شرح اڑتیس روپے مقرر کی گئی ہے۔ ہندوستان کے دوسرے صوبہ جات میں چونکہ غلہّ (گندم و چاول) کی قیمت مختلف ہے اس لئے اُمراء و صدر صاحبان مقامی طور پر اپنے اپنے علاقہ میں دو کلو سات سو پچاس گرام غلہ کی قیمت کے برابر صدقۃ الفطر کی ادائیگی کریں۔

جملہ عہدیداران مال کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ صدقۃ الفطر کی مجموعی وصولی کا 1/10 حصہ بہرصورت مرکز بھجوائیں بقیہ 9/10 حصہ مقامی غرباء مستحقین میں تقسیم کیا جا سکتا ہے اور اس کے آمد و خرچ کا حساب رکھا جائے جو کہ انسپکٹران بیت المال آمد بوقت دورہ چیک کریں گے۔ واضح رہے کہ صدقۃ الفطر کی رقم مقامی و مساجد وغیرہ کی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

عید فنڈ

یہ چندہ عید فنڈ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے قائم ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں ہر کمانے والا احمدی ایک روپیہ ادا کیا کرتا تھا۔ اب جبکہ اس ایک روپیہ کی قیمت کئی گنا زیادہ ہو چکی ہے اس لئے اب مالی نظام جو کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے منظور شدہ ہے۔ اس کے مطابق ہر کمانے والے احمدی گھرانوں میں عید کے روز جسقدر معمول کا خرچ کیا جاتا ہے اُس کا نصف اس مد عید فنڈ میں ادا کریں۔ عید فنڈ چونکہ مرکزی چندہ ہے تمام وصول شدہ رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہونا ضروری ہے اس میں سے مقامی طور پر کوئی رقم خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
نسخہ سرمہ نورو کاجل اور حبّ اٹھرہ وزدجام عشق کیلئے رابطہ کریں

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ سپین 2013ء

مسجد بشارت پیدرو آباد کی تعمیر کے قریباً 32 سال بعد ویلنسیا (Valencia) کے مقام پر خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کے لئے تعمیر کی جانے والی جماعت احمدیہ کی دوسری مسجد ''مسجد بیت الرحمان'' کے افتتاح اور اہل سپین کو اسلام کی خوبصورت اور پُرامن تعلیم کا پیغام دینے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تیسرا مبارک اور للّٰہی سفر۔ ویلنسیا میں ورود مسعود۔ انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ خطبہ جمعہ اور نماز جمعہ کے ساتھ افتتاح۔

(ویلنسیا (سپین) میں حضور انور کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ) (قسط اوّل)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

26 مارچ 2013ء بروز منگل

آج کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اور خصوصاً جماعت احمدیہ سپین (Spain) کی تاریخ میں ایک انتہائی اہمیت کا حامل اور مبارک دن ہے۔ آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بشارت پیدرو آباد کی تعمیر کے قریباً 32 سال بعد ویلنسیا (Valencia) کے مقام پر خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کے لئے تعمیر کی جانے والی، جماعت احمدیہ کی دوسری مسجد ''مسجد بیت الرحمان'' کے افتتاح کے لئے اور اس ملک کے اُن باشندوں کو جن کے آباؤ اجداد کبھی مسلمان ہوا کرتے تھے، واپس اپنے ساتھ ملانے کے لئے اسلام کی خوبصورت اور پُرامن تعلیم کا پیغام دینے کے لئے سپین کا یہ تیسرا سفر اختیار فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ روانگی کے لئے سوا دس بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت مردو خواتین صبح سے مسجد بیت الفضل لندن کے احاطہ میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔ بعد ازاں ایئرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔

گیارہ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہیتھرو ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔

ایئرپورٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر یوکے، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب دفتر تبشیر، مکرم ظہور احمد صاحب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری اور مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص اپنی سیکورٹی ٹیم اور خدام کے ساتھ آئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایئرپورٹ کے اندر جانے سے قبل ان سب احباب کو السلام علیکم کہا اور ایئرپورٹ کے اندر تشریف لے گئے اور قریباً ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جہاز پر سوار ہوئے۔

برٹش ایئرویز کی پرواز BA 464 اپنے مقررہ وقت سے قریباً ایک گھنٹہ 20 منٹ کی تاخیر کے بعد ایک بج کر 50 منٹ پر سپین کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ میڈرڈ Madrid کے لئے روانہ ہوئی۔ وقت کی مناسبت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ظہر و عصر کی نمازیں جہاز میں ہی ادا کیں اور ازراہ شفقت قافلہ کے ممبران سے فرمایا کہ فلائٹ کی تاخیر کی وجہ سے سپین میں نمازوں کی ادائیگی کے لئے وقت کم ہوگا۔ اس لئے جہاز میں ہی ادا کرلیں۔ سپین کے مقامی وقت کے مطابق جہاز چار بج کر 50 منٹ پر میڈرڈ کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا اور یوں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم تیسری بار ارض سپین پر پڑے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جہاز ٹیکسی کرتا ہوا اپنی مخصوص جگہ پر آکر پارک ہوا۔ ایک خاص پروٹوکول انتظام کے تحت ایئرپورٹ انتظامیہ کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے ایک سپیشل گاڑی اور قافلہ کے ممبران کے لئے ایک گاڑی جہاز کی سیڑھیوں کے پاس کھڑی کی گئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی میں تشریف فرما ہوئے اور یہ گاڑیاں ایک خصوصی لاؤنج تک لے آئیں جہاں چند منٹوں میں امیگریشن کی کارروائی مکمل ہوئی اور حضور انور اس لاؤنج کے خاص دروازہ سے ایئرپورٹ سے باہر تشریف لے آئے۔ اس دروازہ کے ساتھ ہی حضور انور اور قافلہ کے لئے گاڑیاں کھڑی کی گئی تھیں۔

مکرم مبارک احمد صاحب امیر جماعت سپین نے اپنی عاملہ کے بعض ممبران کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ خدام کی سیکورٹی ٹیم بھی اپنی ڈیوٹی پر موجود تھی۔

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ایئرپورٹ سے میڈرڈ کے ریلوے اسٹیشن کے لئے روانگی تھی اور پھر وہاں سے بذریعہ ریل گاڑی (Train) ویلنسیا (Valencia) کے لئے روانگی تھی۔ پانچ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ سے روانہ ہو کر نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد پانچ بج کر 40 منٹ پر میڈرڈ کے انٹرنیشنل ریلوے اسٹیشن پر تشریف لائے۔ اس ریلوے اسٹیشن سے اندرون ملک مختلف شہروں کے علاوہ یورپ کے مختلف ممالک کے لئے بھی گاڑیاں جاتی ہیں۔ ریلوے اسٹیشن پر واقع ایک ہوٹل میں مقامی جماعت نے ریفریشمنٹ اور کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ یہاں قریباً نصف گھنٹہ سے زائد قیام ہوا۔ اسٹیشن پر ایک پرانے احمدی مکرم Jose Maria Garzon صاحب جن کا اسلامی نام یوسف ہے، حضور انور سے ملاقات کے لئے آئے اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

اسٹیشن کی ایک سٹاف آفیسر نے آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور پھر اپنے ساتھ سیکورٹی مراحل سے گزارتے ہوئے ٹرین کے اُس مخصوص کیبن (Cabin) میں چھوڑنے آئی جو مقامی جماعت نے اس سفر کے لئے بُک کروایا تھا۔ تین سو کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی یہ ٹرین EVE ایکسپریس اپنے وقت پر چھ بج کر 40 منٹ پر میڈرڈ سے ویلنسیا کے لئے روانہ ہوئی۔ میڈرڈ سے ویلنسیا کا فاصلہ 360 کلومیٹر ہے۔ یہ ٹرین عام ٹرینوں کی طرح نہیں ہے بلکہ جہاز کے کلب (Club) کلاس کی طرح کے اس کے کیبن ہیں جن میں بیس سے بائیس سیٹیں ہوتی ہیں۔ سکرین پر ٹرین کا رُوٹ، نقشہ، رفتار، بیرونی ٹمپریچر ساتھ ساتھ دکھایا جارہا ہوتا ہے اور باقاعدہ ساتھ ساتھ ریفریشمنٹ اور دیگر سروس مہیا کی جاتی ہے۔

ٹرین کے سفر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنے ویڈیو کیمرہ سے، اپنے ساتھ سفر کرنے والے ممبران کی ویڈیو بنائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے موبائل فون پر MTA انٹرنیشنل کی Live سروس بھی دکھائی اور ازراہ شفقت فرمایا کہ یہ دیکھیں MTA کی Live سروس یہاں بھی فون پر آرہی ہے۔ اس وقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ جمعہ نشر ہو رہا تھا۔

قریباً ایک گھنٹہ 35 منٹ کے سفر کے بعد ٹرین اپنے وقت پر آٹھ بج کر 15 منٹ پر ویلنسیا (Valencia) کے ریلوے سٹیشن پر پہنچی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب صدر جماعت ویلنسیا اور مکرم عبدالصبور نعمان صاحب مبلغ انچارج سپین نے حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا اور محترمہ ثمینہ منصور صاحبہ صدر لجنہ ویلنسیا نے حضرت بیگم صاحبہ مدّظلّہا العالی کو خوش آمدید کہا۔

اسٹیشن پر یہاں کی مقامی پولیس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مکمل سیکورٹی مہیا کی اور ایک سپیشل انتظام کے تحت ایک خصوصی راستہ سے اسٹیشن سے باہر لے جایا گیا جہاں دروازہ کے ساتھ ہی گاڑیاں پارک کی گئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی میں تشریف فرما ہوئے اور اسٹیشن سے روانہ ہو کر نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد قریباً نو بجے ویلنسیا کے نواحی علاقہ میں تشریف آوری ہوئی جہاں مقامی جماعت نے ایک پُرفضا مقام پر رہائش کا انتظام کیا ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

نو بج کر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے لئے نئی تعمیر ہونے والی مسجد، مسجد بیت الرحمن تشریف لے گئے اور نو بج کر 35 منٹ پر یہاں تشریف آوری ہوئی جہاں مقامی جماعت کے احباب مردو خواتین اور بچوں نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا اور نعرے بلند کرتے ہوئے اور اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی عمارت اور اس سے ملحقہ مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا۔ (مسجد کے تفصیلی کوائف ایک علیحدہ رپورٹ میں شامل ہوں گے۔)

نو بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

سپین میں احمدیت کے نفوذ کی مختصر تاریخ

سپین، یورپ کے ممالک میں سے وہ ملک ہے جہاں کم و بیش آٹھ سو سال تک مسلمانوں نے بڑی شان و شوکت سے حکومت کی لیکن بالآخر فرقہ وارانہ سازشوں اور آپس کی منافقت کے نتیجہ میں نہایت کسمپرسی اور دردناک حالات میں اس ملک سے مسلمانوں کا نام مٹ گیا اور اسلام قصّہ پارینہ بن کر رہ گیا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے سپین کا ذکر کرتے ہوئے 1946ء میں اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:

''وہ لوگ جنہوں نے سینکڑوں سال تک سپین پر حکومت کی وہ آج سپین کے زیر نگین ہیں اور وہ لوگ جو سپین کے بادشاہ تھے آج سپین کے غلام ہیں۔ یہ واقعات ایسے اہم ہیں جن کو کسی وقت بھی بھلایا نہیں جاسکتا۔ آٹھ سو سال کی حکومت کوئی معمولی بات نہیں۔ لیکن آج اس ملک کی یہ حالت ہے کہ اس میں کسی مسلمان کی ہوا تک سونگھنے کو نہیں ملتی۔ اندلس میں مسلمانوں کو جو شان و شوکت حاصل تھی اور پھر اس کے بعد جو سلوک وہاں کے مسلمانوں سے کیا گیا اور جس طرح انہیں وہاں سے نکالا گیا۔ جب مَیں نے یہ حالات تاریخوں میں پڑھے تو مَیں نے عزم کیا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی تو مَیں ان علاقوں میں احمدیت کی اشاعت کے لئے اپنے مبلغین بھجواؤں گا جو اسلام کو دوبارہ ان علاقوں میں غالب کریں گے اور اسلام کا جھنڈا

دوبارہ اس ملک میں گاڑ دیں''۔

پھر آپؓ نے ایک مسلمان ہسپانوی جرنیل عبدالعزیز کی غیرت کا ذکر کرتے ہوئے ایک تڑپ کا اظہار فرمایا:

''جب سپین میں مسلمانوں کی طاقت اتنی کمزور ہوگئی کہ ان کے ہاتھ میں صرف ایک قلعہ رہ گیا جو آخری قلعہ تھا تو عیسائیوں نے ان کے سامنے بعض شرائط پیش کیں اور کہا کہ اگر بچنا چاہتے ہو تو ان کو مان لو۔ وہ شرائط ایسی تھیں کہ جنہیں مان کر اسلام سپین میں عزّت کے ساتھ نہ رہ سکتا تھا۔ بادشاہ وقت اُن شرائط کو ماننے کے لئے تیار ہوگیا۔ دوسرے جرنیل بھی تیار تھے۔ مگر یہ جرنیل کھڑا ہوا اور کہا کہ اے لوگو! کیا کرتے ہو؟ کیا تمہیں یقین ہے کہ عیسائی اپنے وعدوں کو پورا کریں گے۔ ہمارے باپ دادا نے سپین میں اسلام کا بیج بویا تھا اب تم لوگ اپنے ہاتھوں سے اس درخت کو گرانے لگے ہو۔...... ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ مَر جائے مگر ان شرائط کو تسلیم نہ کرے۔ اس طرح یہ ذلّت تو نہ اٹھانی پڑے گی کہ اپنے ہاتھ سے حکومت دشمن کو دے دیں...... سب نے انکار کیا مگر اُس نے کہا کہ اگر تم اس بے غیرتی کو پسند کرتے ہو تو کرو مَیں تو اپنے ہاتھ سے اسلامی جھنڈا دشمن کے حوالے نہ کروں گا۔

قریباً ایک لاکھ کا لشکر تھا جو قلعہ کے باہر جمع تھا۔ وہ اکیلا ہی تلوار لے کر نکلا۔ دشمن پر حملہ کر دیا اور لڑتے لڑتے شہید ہوگیا۔ بیشک اس کی شہادت کے باوجود سپین میں مسلمانوں کی حکومت تو قائم نہ رہ سکی مگر اس کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ رہ گیا اور موت اسے مٹا نہ سکی۔ وہ بادشاہ اور جرنیل جنہوں نے اس کے مشورہ کو تسلیم نہ کیا اور اپنی جانیں بچانی چاہیں وہ مٹ گئے۔ ان کا ذکر پڑھ کر اور سُن کر ہم اپنے نفسوں کو بڑے زور سے ان پر لعنت کرنے سے روکتے ہیں۔ لیکن کبھی سپین کے حالات کا مَیں مطالعہ نہیں کرتا یا کبھی ایسا نہیں ہوا کہ یہ باتیں میرے ذہن میں آئی ہوں اور اُس جرنیل کے لئے دعائیں نہ نکلتی ہوں۔ اُس کے خون کے قطرے آج بھی سپین کی وادیوں میں ہم کو آوازیں دیتے ہیں کہ آؤ! اور میرے خون کا انتقام لو۔......

آج بھی اس کی کشش ہمیں سپین کی طرف بلا رہی ہے اور اگر مسلمانوں کی غیرت قائم رہی اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے ظاہر ہوتا ہے نہ صرف قائم رہے گی بلکہ ترقی کرے گی اور پہلے سے بڑھ کر ظاہر ہوگی۔ تو وہ دن دُور نہیں جب اس جرنیل کے خون کے قطروں کی پکار، اُس کی جنگلوں میں چلّانے والی روح اپنی کشش دکھائے گی اور سچے مسلمان پھر سپین پہنچیں گے اور وہاں اسلام کا جھنڈا گاڑ دیں گے۔ اُس کی روح آج بھی ہمیں بلا رہی ہے اور ہماری روحیں بھی یہ پکار رہی ہیں کہ اے شہید وفا! تم اکیلے نہیں ہو۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے سچے خادم منتظر ہیں۔ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی وہ پروانوں کی طرح اس ملک میں داخل ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے نُور کو وہاں پھیلائیں گے۔''

چنانچہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے سچے خادم پروانوں کی طرح ارض سپین میں داخل ہوئے۔

سب سے پہلے حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایت پر لندن سے 1936ء میں حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب نے سپین کا دورہ کیا۔

پھر باقاعدہ پہلے مبلغ کے طور پر ملک محمد شریف گجراتی صاحب یکم فروری 1936ء کو قادیان سے روانہ ہوکر 10 مارچ 1936ء کو سپین کے دارالحکومت میڈرڈ پہنچے اور تبلیغی کام شروع کیا۔ چنانچہ سپین میں احمدیت قبول کرنے والے سب سے پہلے شخص کا نام Mr. Count Antonio Logothete تھا۔ آپ کا اسلامی نام غلام احمد رکھا گیا۔ آپ کی اہلیہ بھی احمدیت میں داخل ہوئیں۔ ان کا اسلامی نام آمنہ رکھا گیا۔

سپین میں خانہ جنگی کی وجہ سے ملک محمد شریف صاحب کو حکماً یہ ملک چھوڑنا پڑا۔ جب آپ یہاں سے روانہ ہوئے اس وقت تک پانچ افراد پر مشتمل جماعت قائم ہوچکی تھی۔

مارچ 1946ء میں جب ہندوستان میں وزارتی مشن ہندوستانی سیاست کے مسائل حل کرنے آیا تو اس مشن کو مخاطب کرتے ہوئے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے سیاسی مسائل پر گفتگو فرمائی وہاں حضورؓ نے سپین میں ازسرِ نو اسلام کے احیاء کے سلسلہ میں فرمایا:

''کیا سپین سے نکل جانے کی وجہ سے ہم اسے بھول گئے ہیں؟ ہم یقیناً اُسے نہیں بھولے۔ ہم یقیناً ایک دفعہ پھر سپین کو لیں گے۔ ہماری تلواریں جس مقام پر جا کر کُند ہوگئیں وہاں سے ہماری زبانوں کا حملہ شروع ہوگا اور اسلام کے خوبصورت اصول پیش کر کے ہم اپنے بھائیوں کو خود اپنا جزو بنالیں گے۔''

اس اعلان کے تین ماہ بعد حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد کے ماتحت مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب اور مولوی محمد اسحاق ساقی صاحب 10 جون 1946ء کو سپین کے دارالحکومت میڈرڈ پہنچے۔ اور ستمبر 1946ء میں ان کو پہلا پھل عطا ہوا۔ ایک روسی ترجمان Enrique Ku Zmin نے احمدیت قبول کی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ان کا اسلامی نام محمد احمد رکھا۔ اس طرح ایک سال کے اندر اندر مزید تین سپینش باشندوں نے احمدیت قبول کی۔

1947ء میں ہندوپاکستان کی تقسیم کی وجہ سے مالی مشکلات پیدا ہوئیں۔ مولوی محمد اسحاق صاحب کو واپس پاکستان بلالیا گیا اور یہ تجویز کیا گیا کہ مشن بند کردیا جائے۔

مشن بند کرنے کی اس ہدایت پر مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب نے لکھا:

''مجھے مرکز کی طرف سے ہدایت ملی ہے کہ مشن بند کر کے لندن چلا جاؤں۔ یہ لمحہ میرے لئے بڑا مشکل تھا۔ مَیں نے کئی روز دعائیں کیں اور اللہ تعالیٰ سے مدد چاہی۔ میرا دل نہ کرتا تھا کہ اس سرزمین کو چھوڑوں جہاں ابھی اسلام کا پودا بالکل نازک اور کمزور تھا۔ یہ بات تو طے تھی کہ مرکز میرا خرچہ اٹھانے کی پوزیشن میں نہیں۔ ایسے میں سوال پیدا ہوتا تھا کہ کیا مَیں اپنا خرچہ یہاں خود اٹھاسکوں گا۔ کئی روز سوچنے کے بعد آخر مَیں نے دل کو مضبوط کیا اور حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں لکھا کہ مشن بند نہ کیا جائے۔ جماعت خرچہ بھجوائے یا نہ بھجوائے، مَیں اپنی آمد خود پیدا کروں گا اور اس سرزمین پر اسلام کے جھنڈے کو سرنگوں نہ ہونے دوں گا۔ مَیں نے یہ فیصلہ کیا کہ مَیں گلیوں میں پھیری لگا کر گزارا کروں گا''۔

چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ نے ازراہ شفقت آپ کو اس کی اجازت دے دی۔ آپ نے ریڑھی لگا کر اور عطر فروخت کر کے اپنا گزارا بھی کیا اور مشن بھی چلایا۔ آپ نے جن انتہائی تکلیف دہ اور نامساعد اور مشکل حالات میں کام کیا اس کی داستان بڑی طویل اور بڑی دردناک ہے۔ یہ مرد مجاہد تن تنہا شدید مخالفت کے طوفانوں سے لڑتا رہا لیکن ثابت قدم رہا۔ آپ کے قدم اس وقت بھی نہ لڑکھڑائے جب پولیس بار بار آپ کو گرفتار کر کے تھانے لے جاتی اور حوالات میں بند کر دیتی۔ اور آپ کے عزم و ہمّت میں اس وقت بھی کوئی کمی نہ آئی جب مخالفین آپ کی ریڑھی کو الٹا دیتے اور عطر کی شیشیاں گر کر ٹوٹ جاتیں۔ آپ ایک ایک شیشی کو اکٹھا کرتے اور کسی دوسری جگہ جا کر سٹال لگا لیتے۔

آپ نے اس وقت بھی اپنا حوصلہ نہیں ہارا جب حکومت، فوج اور پولیس کی طرف سے آپ کو ملک سے نکالے جانے کی دھمکیاں دی جاتیں۔ بار بار آپ کو ڈرایا اور دھمکایا جاتا اور جب سٹال لگاتے اور ہر وقت خفیہ پولیس آپ کے سر پر کھڑی رہتی اور بار بار آپ کو پولیس سٹیشن جانا پڑتا لیکن آپ ہر لحہ اور ہر وقت تبلیغ کرتے رہے اور سٹال پر آنے والے ہر شخص کو اسلام احمدیت کا پیغام پہنچاتے اور خفیہ پولیس جو سر پر کھڑی ہوتی اُس سے بھی خوف نہ کھاتے۔ مسلسل 25 سال تک یہی بندۂ خدا اکیلا، تن تنہا اس مخالفت کا مقابلہ کرتا رہا۔ یہاں تک کہ 1970ء میں مذہبی آزادی کا آغاز ہوا۔ جماعت کا مشن رجسٹرڈ ہوا اور باقاعدہ تبلیغ کی اجازت مل گئی۔ اور پھر اس کے بعد مزید مبلغین بھی سپین بھجوائے گئے۔

ایک طویل اور پُرآشوب دَور کے بعد 9 اکتوبر 1980ء کو وہ ساعت سعد آئی جب سپین میں قریباً 750 سال کے بعد پہلی مسجد ''مسجد بشارت'' کا سنگ بنیاد پیدروآباد کے مقام پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے رکھا۔ مسجد کی تعمیر دو سال کے عرصہ میں مکمل ہوئی۔ 10 ستمبر 1982ء کا دن بھی سپین کی تاریخ میں ایک یادگار حیثیت کا حامل ہے جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے دورۂ سپین کے دوران مسجد بشارت کا افتتاح فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورۂ سپین کے دوران 8 جنوری 2005ء کو جلسہ سالانہ سپین کے اختتامی اجلاس میں اپنے خطاب میں فرمایا:

''جن لوگوں نے سپین پر سات سو سال عظیم الشان حکومت کی ان کے ساتھ تو خدا تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں تھا۔ انہوں نے جب احکامات الٰہی سے روگردانی کی تو ان کی وہ عظیم الشان حکومتیں بھی ختم ہوگئیں جن کی عظمت اور شان و شوکت کی گواہی آج ان کے دَور کی مساجد اور محلّات دیتے ہیں۔ لیکن آپ کے ساتھ تو خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ آپ نے ہمیشہ کے لئے غالب آنا ہے اور یہ غلبہ ہم نے دلوں کو جیت کر حاصل کرنا ہے۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور پیغامِ حق پہنچانے کے لئے مستعد ہوجائیں۔''

حضور انور نے قرطبہ شہر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ: ''اس شہر اور اس کے اردگرد آباد لوگوں کو تبلیغ کریں۔ یہ عربوں کی ہی نسلیں ہیں۔ ان کو پیغامِ حق پہنچائیں اور ان کے آباؤ اجداد کے بارہ میں بتائیں کہ وہ مسلمان تھے اور زبردستی عیسائی بنائے گئے''۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بشارت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''پس اب یہ جگہ اور یہ مسجد بہت اہم ہے اور اب انشاء اللہ اسی جگہ سے سپین میں اسلام کا نُور پھیلے گا۔ اس جگہ کو اب ہمیشہ کے لئے ایک مرکزی حیثیت حاصل رہے گی''۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب مرحوم کا ذکر خیر بھی فرمایا کہ کس طرح انہوں نے اپنی ساری زندگی سپین میں خدمتِ اسلام میں گزار دی۔ حضور انور نے فرمایا: ''وہ تو شہید ہیں۔ ان کا نمونہ آپ کے سامنے موجود ہے اس لئے اب آپ سب تبلیغ کی طرف توجہ دیں اور اس فرض کی کماحقّہٗ ادائیگی کی توفیق پائیں''۔

مکرم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب کی وفات 12 اگست 1996ء کو غرناطہ میں ہوئی۔ آپ کو پیدروآباد کے عیسائی چرچ کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

ارض سپین پر مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب مرحوم کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے قیام کا باقاعدہ آغاز 1946ء میں ہوا تھا۔ جب وہ آئے تھے تو اکیلے تھے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے سپین کے درج ذیل مقامات پر باقاعدہ جماعتیں قائم ہیں اور بعض مقامات پر احمدی آباد ہیں۔ پیدروآباد، میڈرڈ، بارسلونا (Barcelona)، ویلنسیا (Valencia)، غرناطہ (Granada) Zaragoza, Leon, Zafra, Don Benijo, Bandajoz, Alcaceres, Tortosa, Javea, Xativa, Navalcarnero.

اب یہ سرزمین اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہموار ہونا شروع ہوچکی ہے۔ 29 مارچ 2013ء بروز جمعۃ المبارک حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ویلنسیا کے مقام پر جب دوسری مسجد ''مسجد بیت الرحمان'' کا افتتاح فرمائیں گے تو دنیا ایک بار پھر صدیوں کے بعد اس سرزمین پر وَاَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا کا حسین اور روح پرور نظارہ دیکھے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

مسجد بیت الرحمان سے متعلق اخبارات میں خبریں

یہاں کے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے مسجد کی تعمیر اور اس کے افتتاح کے حوالہ سے خبریں دی ہیں۔

بالنسیا کے اخبار روزنامہ "Levante" نے اپنی 23 مارچ 2013ء کی اشاعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر شائع کرتے ہوئے مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے خبر دی اور مسجد بیت الرحمن کے بیرونی حصہ کی تصویر بھی شائع کی۔

اخبار نے لکھا:

''جماعت احمدیہ ایک مسجد جو گاؤں سے کچھ باہر ہے''۔

''مسلمانوں کی ایک جماعت جمعہ کے روز اپنی مسجد کا افتتاح کررہی ہے''۔

اصلاح پسند اور امن کا پرچار کرنے والی جماعت، جماعت احمدیہ کے صدر کا کہنا ہے یہ ایک اتفاق ہے کہ ہماری مسجد کا افتتاح جمعہ کے مبارک دن ہورہا ہے۔

اس ساری خبر میں ایک طرح کا اتفاق اور ایک دلچسپی کا عنصر پایا جاتا ہے۔ بات یہ ہے کہ جماعت احمدیہ جس کی تعداد ساری دنیا میں دوسو ملین ہے، سپین کے ایک مقام La Pobla de Vallbona میں اپنی دوسری مسجد کا افتتاح کررہی ہے۔ یاد رہے کہ اس جماعت کی پہلی مسجد قرطبہ کے قریب واقع ہے۔ دلچسپی کی بات یہ ہے کہ یہ جماعت جو کہ امن پسند، حوصلہ مند ہے اور بدامنی کے خلاف ہونے کی وجہ سے مشہور ہے، یقین رکھتی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک اور نبی کا ظہور ہوچکا ہے جن کا نام حضرت احمد تھا۔ وہ 1835ء میں انڈیا کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ احمدی انہیں مسیح موعود مانتے ہیں اور ان کے ایک روحانی پیشوا بھی ہیں یعنی خلیفہ۔ میری مراد

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب سے ہے۔ اتفاق تو یہ ہے کہ اس مسجد کا افتتاح جو پانچ ہزار مربع میٹر پر مشتمل ہے، جمعہ کے مبارک دن ہو رہا ہے جو عیسائیت کے عقائد کے مطابق حضرت عیسیٰ کی وفات کا دن ہے۔ چونکہ مسلمانوں کے نزدیک جمعہ کا دن مبارک ہے اس لئے مسجد کا افتتاح اس بابرکت دن کو عمل میں آرہا ہے۔

ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور (صدر جماعت بالنسیا) Lluis Alcanyis de Xativa نامی خاطبہ کے ایک ہسپتال میں سرجن ہیں۔ مسجد کا افتتاح آئندہ جمعہ کے روز دوپہر دو بجے ہوگا۔ عوام الناس کے لئے ایک پروگرام بتاریخ 3 مارچ بروز بدھ بوقت شام ساڑھے پانچ بجے منعقد کیا جائے گا۔ جماعت کے روحانی پیشوا تمام پروگراموں میں شرکت فرمائیں گے۔ سپین میں یہ جماعت بہت ہی تھوڑی ہے۔ اس کی تعداد چھ سو کے لگ بھگ ہے۔ اب نئی مسجد بن جانے سے انہیں امید ہے کہ ان کی جماعت کو ترقی نصیب ہوگی۔

جماعت احمدیہ کے مذہبی رہنما اس مبارک تقریب کو برکت بخشیں گے جو ان کے لئے وہی حیثیت رکھتے ہیں جو عیسائیوں کے لئے پوپ کی ہے۔

ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب نے کہا کہ: پیدروآباد میں جو ہماری مسجد ہے اس میں لوگ شام کے وقت باغیچہ میں آکر لطف اندوز ہوتے تھے۔ یہاں بھی ہم یہ چاہتے ہیں کہ لوگ اس مسجد کو اپنے گاؤں کی ایک مشترکہ جگہ خیال کریں اور سمجھیں کہ اسلام کی جو منفی شکل انہیں دیکھنے کو ملی ہے اس کا قرآن کریم سے دُور کا بھی واسطہ نہیں۔

آپ نے مزید بتایا کہ یہ مسجد صرف جماعت کے چندوں سے بنائی گئی ہے نہ کہ کسی حکومت یا کسی تنظیم کی مدد سے۔ یہ سرجن Llosa de ranes کے رہائشی ہیں اور مسلمانوں پر ہونے والے ظلم وستم انہیں ابھی تک یاد آتے ہیں۔ اور ان کی دلی تمنا ہے کہ کبھی بالنسیا میں مسلمانوں کو پھر سے کھوئی ہوئی عزت وعظمت حاصل ہو"۔

مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے ویب سائٹ پہ ایک خبر

بتاریخ 26 مارچ 2013ء ٹیلیویژن Levante کے ایک نمائندہ نے محترم ڈاکٹر منصور عطاء الٰہی صاحب صدر جماعت بالنسیا کا انٹرویو کیا جو انہوں نے اپنی ویب سائٹ http://www.lasprovincias.es پر شائع کیا۔ انٹرویو کا دورانیہ 4 منٹ تھا۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے مساجد کی تعمیر کے مقاصد بیان کرتے ہوئے بتایا کہ مسجد کسی انسان کی یا کسی جماعت کی ذاتی ملکیت نہیں ہوتی بلکہ یہ اللہ کا گھر ہوتا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ بالنسیا اور سپین کے باسی ہمیں جانیں۔ نیز آپ نے بتایا کہ جماعت کو بعض ممالک میں انتہاپسندی کا سامنا ہے لیکن وہ لوگ اسلام پہ عمل نہیں کررہے بلکہ اسلام کی پُرامن تعلیم سے کوسوں دور ہیں۔

27 مارچ 2013ء بروز بدھ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر 45 منٹ پر مسجد بیت الرحمن ویلنسیا میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنے رہائشی مقام پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

ایک بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ سے مسجد بیت الرحمن کے لئے روانہ ہوئے۔ جہاں دو بجے حضور انور نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت احباب کے درمیان رونق افروز ہوئے اور گفتگو فرمائی۔ حضور انور نے امیر صاحب سپین سے مختلف جماعتوں اور شہروں سے آنے والے احباب کے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر امیر صاحب نے بتایا کہ جمعہ کے دن سے یہاں رخصتیں شروع ہو رہی ہیں اس لئے جمعرات کی شام تک احباب کی ایک بڑی تعداد یہاں ویلنسیا پہنچ جائے گی۔ پیدروآباد سے بھی احباب آرہے ہیں اور دوسری جماعتوں سے بھی آرہے ہیں۔

حضور انور نے آرکیٹکٹ محبوب الرحمن صاحب اور امیر صاحب سپین سے مسجد کے گنبد اور مینارہ کی بلندی کے حوالہ سے گفتگو فرمائی اور اس بارہ میں بعض ہدایات سے نوازا کہ کونسل سے بات کر کے مینارہ کی اونچائی کو مزید بڑھایا جائے اور اس کی اونچائی کم از کم گنبد کے برابر ہوجائے۔

حضور انور نے ازراہ شفقت ویلنسیا شہر اور اس علاقہ میں مسلمانوں کی پرانی تاریخ کے حوالہ سے ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب صدر جماعت ویلنسیا سے گفتگو فرمائی اور مختلف امور دریافت فرمائے۔

حضور انور نے ڈاکٹر صاحب سے آخری بار مسلمانوں کے اس علاقہ سے نکالے جانے کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر موصوف ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ ویلنسیا کے علاقہ سے ہی آخری بار مسلمان نکالے گئے ہیں اور مسلمانوں کے رہائشی حصّے گھروں اور کھنڈرات کی صورت میں موجود ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے روانہ ہو کر واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اس علاقہ میں نصف گھنٹہ کی پیدل سیر کی۔ ویلنسیا شہر کا یہ مضافاتی علاقہ خوبصورت سرسبز علاقہ ہے اور ایک تفریحی مقام ہے۔

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الرحمن تشریف لے جا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

ارض سپین پر جگہ کے لحاظ سے ویلنسیا کے علاقہ میں جماعت احمدیہ کی دوسری مسجد، مسجد بیت الرحمن کی تعمیر یقیناً خدا تعالیٰ کا ہی انتخاب ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنوری 2005ء میں سپین کا دورہ فرمایا تھا۔ حضور انور نے اپنے اس دورہ کے دوران 14 جنوری 2005ء کو مسجد بشارت سپین میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے سپین میں دوسری مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے فرمایا تھا۔ "میرے دل میں بڑی شدّت سے یہ خیال پیدا ہوا کہ پانچ سو سال بعد اس ملک میں آزادی ملتے ہی جماعت احمدیہ نے مسجد بنائی اور اب اس کو بھی تقریباً پچیس سال ہونے لگے ہیں۔ اب وقت ہے کہ سپین میں مسیح محمدیؑ کے ماننے والوں کی مساجد کے روشن مینار اور جگہوں پر بھی نظر آئیں۔ تو اس کے لئے میرا انتخاب جو میں نے سوچا اور جائزہ لیا تو ویلنسیا کے شہر کی طرف توجہ ہوئی۔"

خدا تعالیٰ کی خاص تقدیر کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توجہ ویلنسیا کے علاقہ کی طرف پھیری گئی۔ کیونکہ یہی وہ علاقہ ہے جہاں سے سب سے آخر پر مسلمان سپین سے نکالے گئے اور یوں ارض سپین سے مسلمانوں کا نام مٹ گیا اور ملک سپین سو فیصد عیسائیت کی آغوش میں چلا گیا۔

خدا تعالیٰ کی تقدیر نے یہ چاہا کہ جس سرزمین پر، جس علاقہ میں مسلمانوں نے اپنے آخری سانس لئے اور پھر ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئے۔ آج اسی جگہ پر، اسی علاقہ میں بھی اسلام کا سورج پوری آب وتاب کے ساتھ دوبارہ طلوع ہو اور یہ پیغام ہو کہ جہاں سے ہم نے مغلوب ہو کر آہوں اور سسکیوں کے ساتھ اپنے اس وطن کو چھوڑا تھا آج اسی جگہ پر ہم نے اللہ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے غالب آنے کے لئے اپنے قدم رکھ دیئے ہیں۔ سپین کی مختلف ریاستوں اور شہروں میں وقت کے ساتھ ساتھ جہاں جہاں عیسائیت کا قبضہ ہوتا رہا اور مسلمانوں کی تلواریں ان کا ساتھ نہ دے سکیں وہاں سے مسلمان وہ علاقے خالی کرتے رہے اور یوں ارض سپین عیسائیت کے قبضہ میں آتی رہی اور پھر بالآخر ویلنسیا کا مقام آگیا جہاں آباد مسلمانوں کی تلواریں بھی مکمل طور پر کُند ہو گئیں اور دفاع کی کوئی طاقت نہ رہی اور یوں ان کو زبردستی سپین کے اس آخری قطعہ زمین سے بھی نکال دیا گیا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے مارچ 1946ء میں فرمایا تھا: "ہم یقیناً ایک دفعہ پھر سپین کو لیں گے۔ ہماری تلواریں جس مقام پر جا کر کُند ہو گئیں وہاں سے ہماری زبانوں کا حملہ شروع ہوگا اور اسلام کے خوبصورت اصول کو پیش کر کے ہم اپنے بھائیوں کو خود اپنا جزو بنا لیں گے۔"

پس ویلنسیا کا وہ مقام جہاں پہنچ کر مسلمانوں کی تلواریں "کند" ہو گئیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی علاقہ میں مسجد بیت الرحمن کی تعمیر سے اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم کے ساتھ زبانوں کا حملہ شروع ہوا ہے اور جماعت احمدیہ اسلام کے خوبصورت اصول پیش کر کے اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو اپنا جزو بنا لے گی۔ انشاء اللہ العزیز ضرور ایسا ہوگا کیونکہ یہی تقدیر الٰہی ہے۔

ویلنسیا (Valencia) سپین کا تیسرا بڑا شہر ہے اور آٹھ لاکھ نو ہزار کی آبادی کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ اس کی بندرگاہ یورپ کی مصروف ترین بندرگاہوں میں سے ہے۔ یہ سپین کا بہت پرانا شہر ہے۔ 138 قبل مسیح میں رومیوں نے اسے آباد کیا۔ رومیوں کے بعد اسے مختلف قوموں مثلاً Suevi، Vandlas اور Visigoths نے اپنی آماجگاہ بنایا۔

714ء میں اس شہر کو عبدالرحمن اوّل والی قرطبہ نے فتح کیا اور اس کا نام مسلمانوں نے "مدینۃ التراب" رکھا یعنی (زرخیز) مٹی کا شہر۔ مسلمانوں نے یہاں زراعت، تجارت اور علوم کو فروغ دیا اور جس دور میں مغرب تاریکیوں میں ڈوبا ہوا تھا اس وقت یہاں سے علم وہنر کے عظیم اور حیرت انگیز کارنامے برپا ہوئے۔ المنصور کی وفات کے بعد جب اندلس طوائف الملوکی کا شکار ہوا تو ویلنسیا بھی باقی اندلس کی طرح ایک چھوٹی سی ریاست میں تبدیل ہو گیا۔ آج بھی مسلمانوں کے عظیم الشان دور کے آثار جگہ جگہ نظر آتے ہیں جن میں مختلف قلعے اور آبادیوں کی باقیات ہیں۔

1238ء میں مختلف عیسائی لشکروں نے مل کر ویلنسیا پر چڑھائی کی اور اس کو کچھ ہی دنوں میں زیرنگیں کر لیا۔ اس وقت یہاں آباد مسلمانوں کی تعداد ایک لاکھ 20 ہزار تھی۔ جن میں سے پچاس ہزار کو زبردستی اس علاقہ سے بلکہ اس ملک سے نکال دیا گیا۔ اور اس موقعہ پر عرب شعراء نے بڑے دردناک مرثیے لکھے جن سے آج بھی اسلامی تاریخ لہورنگ ہے۔

22 ستمبر 1609ء کو اس وقت کے عیسائی بادشاہ نے ویلنسیا کے علاقہ میں جو مسلمان باقی رہ گئے تھے ان کو بھی نکل جانے کا حکم دے دیا اور افریقہ کے مختلف ممالک میں مسلمانوں کو بھیج دیا گیا اور یوں سپین میں مسلمانوں کی شان وشوکت زوال پذیر ہو کر اپنے اختتام کو پہنچی۔

لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد بیت الرحمن کی تعمیر سے اسلام کے نور کی کرنیں سارے ویلنسیا کو روشن کریں گی۔ اسلام کا سورج پوری آب وتاب سے طلوع ہوگا۔ اور اس مسجد کے مینار سے دن میں پانچ بار اللہ اکبر کی صدا اس علاقے میں گونجے گی۔ اور یہ صدا اب ایسی روحانی تلواروں کے ساتھ غالب آئے گی جو کبھی بھی کُند نہیں ہوں گی، نہ کبھی ٹوٹیں گی اور نہ مغلوب ہوں گی۔ ہاں اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو ضرور مغلوب کریں گی اور ان کے دل جیتیں گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کر رکھا ہے کہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیۡ۔ کہ میں اور میرے رسول ہی غالب آئیں گے۔

مسجد بیت الرحمان سے متعلق اخبارات میں خبریں

آج بھی پرنٹ میڈیا میں مسجد کے حوالہ سے خبریں اور آرٹیکل شائع ہوئے۔

بالنسیا کے اخبار روزنامہ Las Provincias نے اپنی 27/مارچ 2013ء کی اشاعت میں مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے خبر دی اور اس کے اندرونی حصہ کی تصویر شائع کی۔

"نئی اسلامی عبادتگاہ کے گنبد کے نیچے تعمیر شدہ مسجد کے ہال میں کام کرتے ہوئے مزدور مصروف کار ہیں۔"

"صوبہ بالنسیا کی سب سے بڑی مسجد کا افتتاح جمعہ کے دن عمل میں آرہا ہے۔"

"میونسپل کمیٹی اور جماعت احمدیہ کے سرکردہ افراد نے مل کر مسجد کے ہمسایوں کے ٹریفک اور سیکیورٹی سے متعلق ممکنہ خدشات کو دُور کیا ہے۔" (رپورٹر: J.A. Marrahi)

بالنسیا: صوبے کی سب سے بڑی اسلامی عبادتگاہ ایک حقیقت کا روپ دھار چکی ہے۔ پلاٹ کا کل رقبہ 5000 مربع میٹر ہے جس میں سے 1500 مربع میٹر مسقّف عمارت ہے جس میں 260 افراد کے نماز ادا کرنے کے لئے ایک ہال تعمیر کیا گیا ہے۔ مسجد کا افتتاح جمعہ کے روز La Pobla de Vallbona کے ایک نوحی گاؤں San Martin La urbanizaco میں ہوگا۔ اگر مسجد کے فن تعمیر کے حوالہ سے دیکھا جائے تو یہ صوبہ بالنسیا کی دوسری بڑی عمارت ہے۔ اور یہ اللہ کی عبادت کرنے والوں کے 172 مراکز میں سے ایک ہے جو صوبہ کی حکومت نے مختلف جگہوں پر لوگوں کو دی ہیں۔ اس مسجد کے تمام اخراجات جماعت احمدیہ عالمگیر نے برداشت کئے ہیں۔

گزشتہ کل سارا دن مزدور، معمار، رنگساز اور ساؤنڈ سسٹم کے ماہرین اسی دھن میں مگن تھے کہ جلد از جلد سارا کام جمعہ کے خطبہ سے پہلے پہلے مکمل کر لیا جائے۔ آج سے سات سال قبل جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے بالنسیا کو مناسب جگہ خیال کرتے ہوئے یہاں مسجد

بنانے کی طرف توجہ فرمائی۔

سپین میں اس جماعت کی کل تعداد 600 ہے۔ بالنسیا میں اس جماعت کی بنیاد 1979ء میں پڑی۔ دو دہائیاں بعد جماعت کو ایک پلاٹ ملا اور اس میں تعمیر شدہ ایک مکان کو انہوں نے بطور عبادتگاہ استعمال کرنا شروع کیا۔ مسجد کو ایک سپینش آرکیٹیکٹ نے اس جماعت کے ماہرین فن تعمیر کی مدد سے ڈیزائن کیا۔ 2011ء میں جب تعمیر کی ابتدا ہوئی تو قریب رہنے والے لوگوں میں سے بعض نے مخالفت کی۔ انہیں ایک طرف اپنی سیکورٹی کے حوالہ سے کچھ تحفظات تھے تو دوسری طرف ٹریفک کی ممکنہ زیادتی سے وہ پریشان تھے۔

جماعت احمدیہ کو پاکستان، انڈونیشیا، بنگلہ دیش اور سعودی عرب میں کافی مخالفت کا سامنا ہے۔ بعض لوگوں کو تو یہ خدشہ بھی ہوا کہ کہیں یہ لوگ کبھی کسی بڑے حادثہ کا پیش خیمہ ہی نہ بنیں۔

''میونسپل کمیٹی اور جماعت احمدیہ کے عہدیداروں نے ہمسایوں سے روابط استوار کرنے شروع کئے۔ اور اب یہ حال ہے کہ اس گاؤں کے باسی اور یہاں کی زمین کے مالکان کے جماعت کے ساتھ بہترین تعلقات ہیں۔'' ان خیالات کا اظہار گاؤں کی میئر محترمہ Mari Carmen Contelles صاحبہ نے کیا۔

مسجد کی ایک دیوار پر یہ واضح طور پر لکھا ہوا پڑھا جا سکتا ہے کہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' اور یہی تو ہماری روح کی بھی آواز ہے۔

جماعت احمدیہ بالنسیا کے صدر منصور عطاالٰہی نے کہا کہ: ''ہم چاہتے ہیں کہ مسجد مسلمانوں، بالنسیا کے باسیوں اپنے ہمسایوں اور ہر اس شخص کیلئے جو ہمارے بارہ میں جاننا چاہے ایک گھر کی طرح ہو۔

دسیوں ملین لوگ خلیفہ کے خطبہ کو ٹیلیوژن کے ذریعہ سن اور دیکھ سکیں گے۔

لا پوبلا دے بائی بونا (La Pobla de Vallbona) کا مقام اگلے جمعہ بہت ساری نظروں کا مرکز ہوگا۔

دسیوں ملین لوگ ہیں جو خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد امام جماعت احمدیہ عالمگیر کا خطبہ بذریعہ ٹیلی ویژن دیکھ سکیں گے جو کہ بالنسیا کے ایک مضافاتی گاؤں میں دیا جائے گا۔

احمدی مسلمان دنیا میں اگرچہ تعداد کے لحاظ سے کم ہیں تاہم بین الاقوامی سطح پر ان کا دائرہ اثر قابل توجہ ہے۔ اس جماعت نے اب تک دنیا کے 200 ممالک میں تقریباً 8000 مساجد تعمیر کی ہیں۔ کافی مساجد مختلف ممالک کے دارالحکومت میں بھی تعمیر کی ہیں جیسے واشنگٹن، لندن، ٹورونٹو اور اوسلو۔

ان مساجد میں سے بعض تو اتنی بڑی ہیں کہ مغربی دنیا میں اس سے بڑی بنائی ہی نہیں جا سکتیں۔ جماعت احمدیہ کا ''مسلم ٹیلیویژن احمدیہ'' کے نام سے اپنا ایک ٹیلیویژن ہے جس کے ذریعہ ساری دنیا میں چھ سیٹلائٹس کے ذریعہ دنیا بھر کے ناظرین کے لئے مختلف زبانوں میں پروگرام نشر کئے جاتے ہیں۔ کل مسجد میں بہت سے صحافی، ٹیکنیشنز اور مترجمین خطبہ جمعہ کی تیاری کیلئے جو کہ ساری دنیا میں سنا اور دیکھا جائے گا مسجد میں گھوم رہے تھے۔

خلیفہ نے جس طرح اسلام کو سمجھا ہے اس طریق نے بہت سے مغربی عمائدین کے دل جیت لئے ہیں۔ دسمبر 2012ء میں آپ کو یورپین پارلیمنٹ میں مدعو کیا گیا جہاں آپ نے قیام امن کے موضوع پہ خطاب فرمایا۔ چند ماہ قبل واشنگٹن میں آپ کی قیام امن کے حوالے سے کوششوں کے اعتراف میں آپ کو کانگریسی، جمہوری اور ریپبلیکن پارٹیز کی طرف سے خراج تحسین پیش کیا گیا۔

اسلام سے عقیدت کی وجہ سے احمدی لوگ اللہ کے نام پر خون بہانے والے ہر آدمی کے خلاف ہیں''۔

28/مارچ 2013ء بروز جمعرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر 45 منٹ پر مسجد بیت الرحمن ویلنسیا میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنے رہائشی مقام پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور مختلف ممالک سے موصول ہونے والی فیکسز ملاحظہ فرمائیں اور ان پر مختلف ارشادات اور ہدایات تحریر فرمائیں۔ حضور انور دوپہر تک دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ پچھلے پہر بھی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

پروگرام کے مطابق پانچ بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دس منٹ کے سفر کے بعد مسجد بیت الرحمان تشریف آوری ہوئی جہاں حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد سے ملحقہ بنگلہ کا معائنہ فرمایا اور بعض امور کے بارہ میں ہدایات سے نوازا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور اپنے دفتر میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 26 فیملیز کے 119 افراد اور 23 احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز بارسلونا، میڈرڈ، پیدروآباد اور ویلنسیا سے آئی تھیں۔ بارسلونا سے آنے والی فیملیز 350 کلومیٹر، میڈرڈ سے آنے والی 360 کلومیٹر اور پیدروآباد سے آنے والی 500 کلومیٹر کا لمبا فاصلہ طے کر کے پہنچی تھیں۔

فرانس، آئرلینڈ اور یوکے سے آنے والے احباب نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ آج چار نومبائع فیملیز نے بھی اپنی زندگیوں میں پہلی بار اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی اور اپنے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے مسجد کے بیرونی صحن میں تشریف لے آئے اور مسجد کے اردگرد آباد علاقہ کو دیکھا اور اس بارہ میں امیر صاحب سے گفتگو فرمائی۔

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الرحمان'' میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد بیت الرحمان کے افتتاح کے موقع پر مختلف ممالک سے احباب جماعت اور وفود کی آمد کا سلسلہ آج بھی جاری رہا۔ آج فرانس، یوکے، ہالینڈ، جرمنی اور پرتگال سے وفود اور احباب انفرادی طور پر ویلنسیا (سپین) پہنچے۔ بعض احباب دو ہزار کلومیٹر سے زائد کا سفر طے کر کے پہنچے۔

ارض سپین میں مسجد بشارت کے افتتاح کے تیس سال بعد پھر خوشیوں اور مسرتوں کا دن آیا ہے۔ ویلنسیا کی سرزمین پر تعمیر ہونے والی مسجد بیت الرحمان رنگ برنگی روشنیوں سے مزیّن بہت خوبصورت دکھائی دیتی ہے۔ دُور سے اس کا روشن مینار اور گنبد نظر آتے ہیں۔ اخبارات میں اس کے افتتاح کا چرچا ہے۔ مقامی باشندے اخبار میں اس مسجد کی تصویر دیکھ کر اور خبر پڑھ کر اسے دیکھنے آتے ہیں۔

مسجد کے اردگرد دُور دُور تک آبادیاں ہیں اور ان کے ورے مختلف اطراف ایک پہاڑی سلسلہ ہے۔ بڑا سرسبز و شاداب علاقہ ہے۔ یہ مسجد اونچائی پر واقع ہے، مسجد کے اردگرد آباد مکین اپنے گھروں سے مسجد کے روشن مینار اور گنبد کا نظّارہ کرتے ہیں۔ اس روشن مینار سے نکلنے والی روحانی روشنی ایک دن اِن کے دلوں کو بھی روشن کرے گی اور پھر یہ لوگ خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کے لئے اللہ کے اس گھر کا رُخ کریں گے اور اللہ کا یہ گھر انشاء اللہ العزیز اس سارے علاقہ کی ہدایت کا موجب بنے گا۔ اللہ کرے کہ جلد ایسا ہو۔ آمین

29/مارچ 2013ء بروز جمعۃ المبارک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر 45 منٹ پر مسجد بیت الرحمن ویلنسیا میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ان پر ہدایات سے نوازا اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج جمعۃ المبارک کا دن، مسجد بیت الرحمن ویلنسیا کے باقاعدہ افتتاح کا دن ہے اور آج کا یہ دن تمام دنیا کے احمدیوں کے لئے اور خصوصاً اُن کے لئے جو آج اِس کے مبارک افتتاح میں شامل ہونے کے لئے یہاں پہنچے ہوئے ہیں، بے انتہاء خوشیوں کا دن ہے۔ آج اس مقدّس خوشی کے موقع پر ہر احمدی کا دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھرا ہوا ہے۔

پروگرام کے مطابق دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت الرحمن تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کے اندر تشریف لے آئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبۂ جمعہ

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کی آیات 168 و 169 کی تلاوت فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا: الحمدللہ! آج ہمیں سپین میں دوسری احمدیہ مسجد بنانے کی توفیق مل رہی ہے۔ جماعت احمدیہ مسلمہ کو یہ دوسری مسجد بنانے کی توفیق مل رہی ہے۔ تقریباً سات سال پہلے میں نے مسجد بشارت پیدروآباد میں مزید مساجد بنانے کی اہمیت پر زور دیا تھا اور اُس وقت یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ویلنسیا (Valencia) میں مسجد کی تعمیر کی جائے۔ احمدی تو شاید اس علاقے میں 130 کے قریب ہیں اور دوسری بعض جگہوں پر اس سے زیادہ ہوں گے۔ بہرحال مسجد بشارت کے بعد جو یہ مسجد تعمیر کرنے کے لئے سوچا گیا، اُس کی اہمیت یہاں کی تاریخی لحاظ سے تھی۔

حضور انور نے فرمایا: سات سو سال بعد پہلی مسجد بنانے کی توفیق جماعت احمدیہ ہی کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی تھی۔ پس سپین میں گو اسلام دوبارہ نظر آتا ہے لیکن اس کی ابتدا جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہوئی ہے۔ لیکن حقیقی اسلام اُس وقت نظر آئے گا جب مسیح محمدی کے غلام اپنی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس کی طرف توجہ کریں گے اور اسلام کے خوبصورت پیغام کو یہاں کے ہر فرد تک پہنچانے کی کوشش کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا: شاید میری بات سن کر بعض لوگ آپ میں سے کہیں گے، بعض مایوس سوچیں رکھنے والے ہیں، کہ یہاں احمدی بہت تھوڑی تعداد میں ہیں، کس طرح ہم ہر ایک کو اور ہر جگہ یہ پیغام پہنچا سکتے ہیں۔ لیکن اگر ایک عزم اور ہمت سے کوشش ہو تو جس تعداد میں ہیں وہی ایک اچھے حصہ تک پیغامِ احمدیت اور حقیقی اسلام پہنچا سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس اب بھی وقت ہے، سپین میں رہنے والے احمدی اور عہدیداران، ہر سطح کے عہدیداران، ہر تنظیم کے عہدیداران اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور خود اپنے ٹارگٹ مقرر کر کے پھر اس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جو خوبصورت اور حقیقی اسلام ہم پیش کرتے ہیں وہ تو آج دنیا کی توجہ کا باعث ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ویلنسیا کی تاریخی اہمیت کی وجہ سے میں نے یہاں مسجد بنانے کو ترجیح دی تھی۔ اس لئے کہ جب سپین میں ظالم بادشاہ اور ملکہ نے زبردستی مسلمانوں کو عیسائی بنانا شروع کیا تھا، ویلنسیا اُس زمانے میں بھی وہ علاقہ تھا جہاں باوجود مسلمانوں کے ساتھ بدسلوکی کے عربی بولی جاتی تھی، اسلامی رسم و رواج کو قائم رکھا ہوا تھا۔ عملاً مسلمان اپنی عبادات ہی بجالاتے تھے اور جو بھی اسلامی تعلیم ہے اُس کو قائم رکھے ہوئے تھے۔

حضور انور نے فرمایا: جب سترھویں صدی کے شروع میں اُس وقت کے بادشاہ نے مسلمانوں کو یا اُن لوگوں کو جن کے خاندان پہلے مسلمان تھے، سپین سے نکالنے کی مہم پھر سے شروع کی تو سب سے پہلے منصوبے کا آغاز ویلنسیا سے کیا۔ کیونکہ یہاں مسلمان اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے جس حد تک عمل کر سکتے تھے، کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ گو کہ اُس وقت یہاں مسلمانوں کی حالت معاشی لحاظ سے کافی کمزور تھی اور اُن کو آہستہ آہستہ بڑے شہروں سے نکال کر اردگرد کے علاقوں میں بسا دیا گیا تھا۔ معمولی جائیدادیں اُن کے پاس تھیں، غربت تھی، لیکن پھر بھی ان کا اسلام سے تعلق تھا۔

بہرحال مختلف قسم کی فوجیں یہاں آتی رہیں، اٹلی کی فوجیں بھی آئیں، انہوں نے مسلمانوں کو ظلموں کا نشانہ بنایا اور فیصلہ کے مطابق ان ظلموں کے بعد بالغوں کو ملک بدر کر دیا گیا اور اُن کے بچوں کو عیسائیوں کے سپرد کر دیا گیا جنہوں نے ان بچوں کو اپنے گھروں میں پروان چڑھایا لیکن اپنے بچوں کی طرح نہیں بلکہ نوکروں اور غلاموں کی طرح۔ پس وہ بچے جو اسلام سے چھینے گئے تھے، وہ بچے جو مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہوئے اور مسلمان تھے، اُنہیں اُن کی اور اُن کے ماں باپ کی مرضی کے بغیر خدائے واحد کی عبادت سے روکا گیا اور اس کی بجائے تثلیث کو ماننے پر مجبور کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا: آج ہمارا کام ہے کہ اُن بچوں کی نسلوں کو دوبارہ خدائے واحد کی عبادت کرنے والا بنائیں اور صرف اُنہیں نہیں بلکہ یہاں رہنے والے ہر شخص کو جس سے ہمیں انسانیت سے محبت کی وجہ سے محبت ہے۔ ہر شہری جو یہاں رہتا ہے، اُس سے ہمیں محبت ہے اس لئے کہ ہم انسانیت سے محبت کرنے والے ہیں اور انسانیت کی محبت کی وجہ سے ہم اُن کے لئے وہی پسند کرتے ہیں جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔

ان لوگوں کو اس وجہ سے خدائے واحد کی عبادت کرنے والا بنا کر اُن کی دنیا اور عاقبت سنوارنے والے بنائیں اور اس علاقے میں خاص طور پر اس کی کوشش کریں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا یہاں صوبے میں سب سے زیادہ لمبے عرصہ تک اسلام کو محفوظ اور قائم رکھنے کی کوشش کی گئی۔ یہاں سے مسلمانوں کے اخراج کی سات صدیاں نہیں منائی جاتیں بلکہ یہی مانا جاتا ہے کہ سب سے آخر میں چار صدیاں پہلے یہاں سے مسلمانوں کو نکالا گیا تھا۔ یا مسلمانوں کی نسل ختم کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ یقیناً اس میں کوئی شک نہیں کہ یہاں صدیوں مسلمانوں کی حکومت قائم رہنے کے بعد اُس کا زوال مسلمانوں کی اپنی لالچوں اور سازشوں کی وجہ سے ہوا۔ جو بھی نام کی خلافت تھی، اُس سے بھی وفا نہیں کی گئی۔ نہ خلیفہ یا بادشاہ نے اپنی ذمہ داری کا حق ادا کیا، نہ ہی اُس کے خواص اور امراء جو تھے انہوں نے حق ادا کیا اور پھر ہر ایک نے اپنی اپنی ڈیڑھ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنالی تھی۔ اور اس ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر مختلف بادشاہتیں قائم کرنے کی کوشش کی گئی اور جو نتیجہ پھر وہی نکلا جو ایسے خودغرضانہ کاموں کا نکلتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اب مسیح محمدی جو خاتم الخلفاء ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلافتِ راشدہ کے بعد حقیقی علمبردار ہیں، جن کے بعد پھر خلافت کا نظام جاری ہے، ان کے ماننے والوں کا کام ہے کہ اس کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ اس علاقے میں، اس ملک میں قائم کریں۔ بلکہ دنیا کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کی حقیقت سے روشناس کروایا جائے، اُس کی حقیقت دنیا کو بتائی جائے۔

پس اس انعام سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر کیا ہے، اس سے فائدہ اُٹھائیں۔ اس مسجد کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کرتے ہوئے اُس کی عبادت سے سجائیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنیں۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس علاقے میں اپنی مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جگہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی باموقع ملی ہے۔ یہ مسجد بھی موٹروے سے نظر آتی ہے۔ بالکل موٹروے کے اوپر ہے لیکن شہر کی نئی آبادی میں بھی ہے۔ اچھے شرفاء کا علاقہ ہے۔ ہمسائے بھی اچھے اور شریف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمسائیگی بھی اچھی عطا فرمائی ہے یہ بھی اُس کا بڑا احسان ہے۔ پس اس موقع سے ہمیں فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ مسجد بنا کر صرف اس بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ سپین کے ایک اور شہر میں ہماری خوبصورت مسجد بن گئی۔ پس اپنی حالتوں پر بھی نظر رکھنی ہوگی، اپنی عبادتوں پر بھی نظر رکھنی ہو گی۔ اپنی ذمہ داریوں پر بھی نظر رکھنی ہوگی۔

مسجد کے بارہ میں چند کوائف پیش کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: مسجد کا مسقّف حصہ 1350 مربع فٹ ہے اور مسجد کی تعمیر پر تقریباً ایک اعشاریہ دو ملین یورو خرچ ہوا ہے۔ یہاں نمازوں کے لئے مردوں اور عورتوں کے جو ہال ہیں کافی بڑے ہیں۔ اس کے علاوہ اس مسجد کے ساتھ دو ملٹی پرپز (multi-purpose) ہال بھی ہیں اور کافی بڑے ہال ہیں۔ دیگر سہولیات بھی ہیں، سات دفاتر ہیں، ایک لائبریری ہے، ایک بُک سٹور ہے، کچن بڑا اچھا ہے، ایک بڑا اسٹور ہے، ٹیکنیکل روم ہے۔ پھر اسی طرح اس ساری عمارت کو ایرکنڈیشنڈ کیا گیا ہے۔ عورتوں اور مردوں کے لئے علیحدہ علیحدہ وضو وغیرہ کی سہولتیں بھی ہیں۔ پھر جب جگہ خریدی گئی تھی تو اس وقت یہاں ایک بنگلہ بھی بنا ہوا تھا۔ اب اس میں مزید تین کمروں کا اضافہ کیا گیا ہے۔

اللہ کرے کہ یہ مسجد علاقے اور صوبے کے لوگوں کو اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرنے والی ثابت ہو اور ہم میں سے ہر احمدی جو یہاں اس علاقے میں رہنے والا ہے، کوشش کر کے اس کا حق ادا کرنے والا بنے۔

حضور انور نے فرمایا: اس مسجد کی تعمیر میں اکثر مدد تو مرکز کی طرف سے آئی تھی۔ جو ٹیکنیکل مدد ہے وہ بھی مرکز کی طرف سے ہی ہوئی اور چوہدری اعجاز صاحب ہمارے بزرگ انجینئر ہیں، انہوں نے بڑی محنت سے اس میں بہت سارے کام کروائے ہیں، بڑی تفصیل سے ہر چیز کا جائزہ لیا۔ جہاں جہاں زائد خرچ ہوتے تھے۔ وہاں کمیاں کیں، لیکن اُس کمی کی وجہ سے معیار پر کمپرومائز (compromise) نہیں کیا، کسی قسم کی کمی نہیں آنے دی۔ وہ بیمار بھی ہیں، ہفتہ میں ایک دو دفعہ شاید ڈائلسز (Dialysis) بھی ہوتا ہے، گردے کی بیماری ہے لیکن بڑی ہمت سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی جزا دے۔ اور اُن کو صحت و تندرستی عطا فرمائے تاکہ آئندہ بھی وہ جماعت کے کام کرتے رہیں۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا مکمل متن حسبِ طریق علیحدہ شائع ہوگا)

حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا اور MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر ہوا۔ یہ پہلا ایسا پروگرام اور خطبہ جمعہ تھا جو ویلنسیا کی سرزمین سے Live نشر ہوا۔

ویلنسیا جہاں سے مسلمان ہمیشہ کے لئے نکال دیئے گئے تھے اور اسلام کا نام اور پیغام مٹا دیا گیا تھا۔ آج خدا تعالیٰ کی خاص تقدیر کے تحت اسی جگہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے ذریعہ اسلام کی حسین تعلیم اور امن و سلامتی کا پیغام ساری دنیا میں پہنچا۔ یہ ہرگز اتفاق نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی حکمتیں بہت گہری ہیں۔ اس کے ارادوں اور بھیدوں کو کوئی نہیں جانتا۔ ہاں ہم یہ بات یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اب اس علاقہ میں اسلام کا روشن سورج دوبارہ طلوع ہو چکا ہے جو انشاء اللہ العزیز اس سارے علاقے کو اپنے نور سے روشن کر دے گا۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج کے اس خطبہ جمعہ اور افتتاحی پروگرام میں سپین کی تمام جماعتوں سے احباب بڑی تعداد میں شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ اس مسجد کے افتتاحی پروگرام میں شمولیت کے لئے جرمنی، یوکے، فرانس، ناروے، بیلجیم، ہالینڈ، پرتگال اور امریکہ سے آنے والے وفود اور احباب بھی شامل ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ویلنسیا میں ایک دوسری مسجد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا: ”ویلنسیا میں ہماری مسجد کے علاوہ ایک اور مسجد قائم ہے جس کا خرچ مصر اور سعودی عرب نے برداشت کیا تھا۔“

اللہ کے فضل سے یہاں کے اخبارات ”مسجد بیت الرحمن“ کو علاقہ کی بڑی مسجد قرار دے رہے ہیں۔ مسجد کے مردانہ اور زنانہ ہال میں 450 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مسجد کے دونوں ملٹی پرپز ہالوں میں 285 لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس طرح یہ کُل تعداد 735 بن جاتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں بعض ٹیکنیکل وجوہات کی بنا پر اڑہائی صد کی تعداد کا ذکر فرمایا تھا۔

آج جمعہ کے وقت بھی پرنٹ میڈیا کے نمائندگان آئے ہوئے تھے۔

نومبائعین کے ساتھ میٹنگ میں ایم ٹی اے اور سچی خوابوں کے ذریعہ صداقتِ احمدیت کی طرف رہنمائی اور قبول احمدیت کے بعد پاک تبدیلیوں کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ اور حضور انور کی نومبائعین کو اہم نصائح

فرانس سے آنے والی چار افراد پر مشتمل فیملی اور سپین سے تعلق رکھنے والے دو افراد کی بیعت۔ فرانس سے آنے والی فیملی حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے 1800 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے سپین پہنچی۔

❁...اب ہم بیعت کرنے کے بعد بیٹھ نہیں جائیں گے بلکہ آپ دیکھیں گے کہ ہم اس پیغام کو اور لوگوں تک بھی پہنچائیں گے۔

❁...مَیں نے دیکھا کہ خطبہ جمعہ کے دوران حضور انور کے چہرہ سے ایک نُور نکل رہا تھا جو پوری مسجد کو منوّر کر رہا تھا۔ (نومبائعین کے تأثرات)

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ فرانس کے ساتھ میٹنگ میں حضور انور کی ہدایات۔ انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں۔

تقریب آمین۔ اخبارات میں حضور انور کے دورہ اور مسجد بیت الرحمان کی کوریج۔

29 مارچ 2013ء بروز جمعۃ المبارک
نومبائعین کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ سے روانہ ہو کر مسجد بیت الرحمن تشریف لائے۔ اور نومبائعین کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ کا پروگرام شروع ہوا۔

سب سے پہلے سپین اور فرانس سے آنے والے نومبائعین کا پروگرام شروع ہوا۔ فرانس سے آٹھ نو مبائعین اور سپین سے تین نومبائعین شامل تھے۔ فرانس سے آنے والے بعض نومبائعین قریباً دو ہزار کلومیٹر کا سفر طے کر کے اپنے آقا سے ملاقات کے لئے اور مسجد کے افتتاح میں شامل ہونے کے لئے پہنچے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری سب سے تعارف حاصل کیا اور ان کے حالات دریافت فرمائے۔

❁...ایک نومبائع یاسین نبطی صاحب نے اپنی خواب بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہاں آج ویلنسیا میں آنے سے قبل میں نے خواب دیکھا کہ ایک کشادہ مکان ہے جس میں حضور انور مجھ سے بات کرتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ اس چھت کے بارہ میں تمہارا کیا خیال ہے۔ میں جواب دیتا ہوں کہ چھت تو مضبوط ہے اور اب مجھے یوں لگ رہا ہے کہ بالکل اسی طرح کا ماحول ہے جو اس وقت ہے اور ہم حضور کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔

❁...ایک نومبائع بواوی عمر صاحب نے اپنے احمدی ہونے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ میں اپنے وطن الجزائر میں خوش نہیں تھا۔ اس لئے میں سپین آ گیا۔ یہاں آ کر بھی مَیں مطمئن نہ تھا۔ ایک دفعہ یوم العرفہ کو میں نے

روزہ رکھا تو میرے ایک دوست نے میری افطاری کروائی۔ان کے گھر جا کر میں نے ٹیلیویژن کا ریموٹ پکڑ کر چینل گھمانے شروع کئے تو MTA سامنے آ گیا۔لیکن میرے دوست نے کہا کہ یہ کافر اور گمراہ جماعت کا چینل ہے۔لیکن میں نے کہا کہ ہم دیگر فرقوں کے بارے میں بھی تو سنتے اور دیکھتے ہیں ان کو کیوں نہ دیکھیں۔ وہاں ’’الاسلام‘‘ ویب سائٹ کا ایڈریس بھی آ رہا تھا۔میں نے نوٹ کرلیا۔لیکن میرے ذہن میں نہ بات رہی کہ یہ کافر ہیں۔میں نے MTA کو بھلانے کی پوری کوشش کی لیکن ناکام رہا۔میں نے باقاعدہ MTA دیکھنا شروع کر دیا۔ چھ سات ماہ دیکھنے کے بعد میں نے بیعت کرلی۔

❁... ایک نومبائع رشید گردوف صاحب نے سوال کیا کہ ہم اپنے ملک میں کس طرح تبلیغ کر سکتے ہیں۔حضور انور کے دریافت فرمانے پر اس نے بتایا کہ میرا تعلق مراکش سے ہے لیکن سپین میں رہتا ہوں۔اس پر حضور انور نے فرمایا پھر آپ کو سپین میں تبلیغ کے بارہ میں سوچنا چاہیے۔

❁... ایک نومبائع نے سوال کیا کہ ہمیں کیسے تبلیغ کرنی چاہیے؟

حضور انور نے فرمایا پہلے تو اپنے دوستوں کو ٹیلیویژن اور عربی ویب سائٹ کے بارہ میں بتائیں۔اس طرح آہستہ آہستہ تبلیغ کے راستے کھلتے ہیں۔ اگر کوئی شریف آدمی ہے تو اس سے مذاکرہ کر سکتے ہیں لیکن پہلے اس سے لکھوالیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے بارہ میں تمیز سے بات کریں گے اور دلیل سے بات کریں گے۔ پھر اس کے بعد بات کریں اور حکمت سے بات کریں۔ جو مولوی لوگ ہوتے ہیں ان کے پاس دلیل کوئی نہیں ہوتی، کافر، دجّال کہنا شروع کر دیتے ہیں اور غلط قسم کی بحث کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اگر نقض امن کا خطرہ ہو تو پھر بات کرنے سے گریز کریں۔حضور انور نے فرمایا جس کو پیغام پہنچانا ہے، تبلیغ کرنی ہے اس کو یہ بھی کہیں کہ خالی الذہن ہو کر اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا کر لیا کرو۔ اللہ تعالیٰ خود راہنمائی فرمادے گا۔

❁... ایک دوست نے بتایا کہ میں گزشتہ چھ ماہ سے احمدیت کا مطالعہ کر رہا ہوں اب میرا دل مطمئن ہو چکا ہے۔آج میں بیعت کرنے آیا ہوں۔

❁... ایک نومبائع نے بتایا میری بیعت کرنے کی وجہ یہ بنی کہ مَیں دعا کیا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ میری رہنمائی فرمائے اور مجھے ایسی جماعت بتائے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتی ہو۔فرانس کے ایک دوست نے جماعت کا تعارف کروایا ۔ مجھے دلچسپی پیدا ہوئی۔ میں نے MTA میں عربی چینل دیکھنا شروع کیا۔MTA کی محبت روز بروز میرے دل میں بڑھتی رہی اور میں نے بیعت کرنے کا فیصلہ کرلیا۔

❁... ایک نومبائع نے بتایا کہ میں احمدیت کے لئے زندگی وقف کرنا چاہتا ہوں اور اپنی تعلیم کے بارہ میں بتایا کہ بارہ کلاس پڑھا ہوں۔حضور انور نے فرمایا: لکھ کر دیں پھر جائزہ لے کر بتائیں گے۔

❁... مراکش کے ایک دوست نے بتایا کہ مجھے بیعت کئے ہوئے قریباً ڈیڑھ سال ہو چکا ہے۔میری ساری فیملی احمدی ہے۔

❁... مراکش کے ایک دوست نے بتایا کہ حضور انور سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔میں اپنے دوست رضوان کی تبلیغ سے احمدی ہوا ہوں۔میرا سارا خاندان بھی احمدی ہے۔

❁... ایک دوست نے بتایا میں دو سال سے احمدی ہوں۔میری بیوی بھی احمدی ہے۔تین ماہ قبل ہماری بیٹی پیدا ہوئی ہے۔میں اپنی فیملی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔حضور انور نے فرمایا:۔اللہ فضل فرمائے۔

❁... ایک نومبائع یاسین نبطی صاحب نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور کا ایک اور بھی مجھ پر احسان ہے۔وہ یہ کہ میری اپنی بیوی کے ساتھ کچھ عرصہ سے ناراضگی چل رہی تھی اور میں نے علیحدگی اختیار کرنے کا ارادہ بھی کرلیا تھا۔حضور نے حقوق اللہ اور حقوق العباد پر جب خطبات ارشاد فرمائے۔ان خطبات کو سننے کے بعد میں نے فیصلہ بدل لیا اور بیوی سے صلح کر لی۔اب ہم اللہ کے فضل سے ہنسی خوشی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

اس پر حضور نے فرمایا: جلد بازی نہیں کرنی چاہیے۔سمجھانا چاہیے۔قرآن کریم تو کہتا ہے کہ اگر حکمت سے بات کریں تو دشمن بھی وَلِيٌّ حَمِيْمٌ بن جاتا ہے۔یہ تو آپ کی بیوی تھی جو انسان کی قریب ترین دوست اور ساتھی ہوتی ہے۔

❁... فرانس سے آنے والے ایک نو مبائع دوست Belqacem Zauaji صاحب نے بتایا کہ سال 2010ء میں جس وقت مجھے احمدیت کے بارہ میں علم ہوا میں اس وقت نماز کی طرف زیادہ توجہ نہیں دیتا تھا۔ایک احمدی دوست منصور احمد صاحب مجھے باقاعدہ تبلیغ کرتے رہتے تھے جس کا مجھ پر آہستہ آہستہ اثر ہوتا رہا۔جب ایک دن انہوں نے مجھے بیعت کی دعوت دی تو میں نے انکار کر دیا کہ میں نے یہ بیعت خدا کی خاطر کرنی ہے، کسی اور کے لئے نہیں۔اس کے بعد مجھے نماز اور دعا کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہوئی اور خدا تعالیٰ نے مجھے نمازوں میں ایسی تسکین دی جو پہلے نہیں ملتی تھی۔اس پر میں نے بیعت کا فیصلہ کر لیا اور جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا اور وہاں بیعت کر لی اور حضور انور سے ملاقات بھی ہوئی۔

انہوں نے بتایا کہ یہاں آنے سے تین ہفتہ قبل میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے گھر سے ایک بڑی لمبی سڑک کچھ فاصلہ سے نکلتی ہے جو مجھے ایک مسجد میں لے جاتی ہے جہاں پر میں نے بہت ساری نمازیں پڑھی ہیں اور حضور انور سے ملاقات بھی کی ہے۔انہوں نے بتایا کہ اس خواب سے پہلے ان کا سپین آنے کا کوئی پروگرام نہ تھا۔ اچانک پروگرام بنا اور وہ آ گئے اور Toulon شہر سے اپنے گھر سے نکلے اور سیدھا یہاں مسجد ویلنسیا پہنچے اور قریباً دو ہزار کلومیٹر کے لگ بھگ سفر کیا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا آپ کی خواب تو پوری ہوگئی۔پہلی دفعہ تو آپ جلسہ جرمنی میں ملے تھے اور اب آپ اپنی خواب کے مطابق مسجد میں ملے ہیں۔

❁... فرانس کے ایک نومبائع دوست منصور بن شرادہ صاحب نے بتایا کہ میں 2007ء سے MTA دیکھ رہا تھا اور میں جماعت کی تعلیم سے بالکل متفق تھا۔ میں ایک عرصہ تک بغیر بیعت کئے جماعت احمدیہ کے حق میں جب کہیں کوئی بات ہوئی تو دلائل پیش کرتا۔ میں نے ضروری سمجھا کہ بیعت کرنے سے پہلے استخارہ کروں۔ چنانچہ میں نے استخارہ کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد میں نے حضور انور کو خواب میں دیکھا کہ ایک زمین ہے جو پھیل رہی ہے۔تب میں نے سوچا کہ زمین نہ پھسلے تو میں نے ایک دیوار کھڑی کی۔تب میں نے دیکھا کہ دوسری طرف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کھڑے ہیں اور پھیلنے والی زمین پر مَیں کھڑا ہوں ۔ بعد میں، میں نے حضور انور کی طرف جھکنے کے لئے درخت کی شاخ بھی زمین پر لگائی تا کہ میں آسانی سے حضور تک ہاتھ بڑھا سکوں۔اس خواب کے بعد میرے دل کو تسکین حاصل ہوگئی۔اور میں گزشتہ سال بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو گیا۔اور آج میری خواب ایک اور رنگ میں بھی پوری ہوگئی کہ بیعت کے لئے میں نے حضور انور کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔

یہ صاحب گزشتہ سال اور اس سال بھی حضور انور سے ملاقات کے لئے لندن جانا چاہتے تھے۔لیکن ویزا کی مشکلات کی وجہ سے نہ پہنچ سکے جس کا انہیں سخت دکھ تھا۔ انہوں نے روزے رکھنے شروع کر دیئے کہ کس طریق سے حضور انور سے ملاقات ہو جائے۔ جب حضور انور کو اس بات کا علم ہوا تو حضور انور نے فرمایا: ’’انشاء اللہ العزیز ملاقات ہو جائے گی‘‘۔اس سال بھی جب یہ لندن نہ جا سکے تو حضور انور نے امیر صاحب فرانس سے فرمایا ان کو سپین لے آئیں۔

منصور شرادہ صاحب نے حضور انور سے ملاقات بھی کی اور حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ میں اپنے تمام گھر والوں کو تبلیغ کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب کافی بڑی عمر کے ہیں۔ پہلے تو وہ نماز تک نہیں پڑھتے تھے لیکن میری تبلیغ کی وجہ سے ان کی توجہ نمازوں کی طرف ہوئی ہے۔انہوں نے بتایا کہ حال ہی میں جب والد صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کرام کی تصاویر دکھائی ہیں اور حضور انور کی تصویر دکھاتے ہوئے کہا کہ یہ ہمارے موجودہ خلیفہ ہیں تو حضور انور کی تصویر کو دیکھ کر بڑے پیار سے کہا یہ کوئی خدائی چہرہ ہے۔منصور صاحب نے حضور انور کی خدمت میں اپنے والد کے لئے دعا کی درخواست کی کہ وہ جلد ہی بیعت بھی کر لیں۔اس پر حضور انور نے فرمایا: انشاء اللہ خدا فضل فرمائے گا۔

موصوف کہنے لگے کہ گزشتہ سال میں نے دو دفعہ کوشش کی کہ حضور انور سے شرف ملاقات حاصل ہو اور میں حضور کو دیکھ سکوں۔اور آج جب خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری یہ خواہش پوری کی ہے تو میرے میں ہمّت نہیں پڑ رہی کہ حضور انور کا چہرہ دیکھ سکوں۔ یہ بات جب وہ کہہ رہے تھے تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ حضور انور نے بڑی شفقت اور محبت سے انہیں گلے بھی لگایا۔

سپین اور فرانس کے نو مبائعین سے ملاقات کا یہ پروگرام سات بجے تک جاری رہا۔آخر پر حضور انور نے سب نو مبائعین سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آئندہ سال آپ میں سے ہر ایک نے پانچ پانچ بیعتیں کروانی ہیں۔حضور انور کے ارشاد پر سب نے بڑے عزم کا اظہار کیا اور انشاء اللہ کہا۔

پروگرام کے آخر پر ہر ایک نے باری باری حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے اور شرف مصافحہ حاصل کرنے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں پرتگال سے آنے والے نو مبائعین کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات شروع ہوئی پرتگال سے 31 افراد پر مشتمل وفد آیا تھا جس میں بیس نو مبائعین تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باری باری سب کا تعارف حاصل کیا اور ان کے حالات دریافت فرمائے۔

عمر یورغ صاحب جن کا تعلق مراکش سے ہے اور پرتگال میں مقیم ہیں انہوں نے ایک نومبائع ازنین رضوان صاحب کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ جب انہیں جماعت کے عقائد کے بارہ میں بتایا گیا تو انہوں نے کوئی بحث نہیں کی اور کہا کہ اس تعلیم کو ماننے میں انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اتنی صاف، سچی اور واضح تعلیم ہے۔ چنانچہ انہوں نے خود ان کی اہلیہ اور بیٹی نے 2012ء میں بیعت کی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شعر ؎

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

کے مصداق بنے۔

ان کی اہلیہ ایک پرتگیزی خاتون ہیں اور مسلمان ہیں جن کا نام Ana Bela ہے۔مسلمان ہونے کے بعد ان کے خاوندان کو ’’نبیلہ‘‘ کے نام سے پکارتے تھے۔ احمدیت میں داخل ہونے کے بعد انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی اہلیہ کے لئے اسلامی نام رکھنے کی درخواست کی اور خط لکھا۔اب اللہ تعالیٰ کی تقدیر دیکھیں۔حضور انور کی طرف سے ان کو جو جواب گیا اس میں حضور انور نے ان کی اہلیہ کا نام ’’نبیلہ‘‘ رکھا تھا۔ یہ بات ان کے لئے بہت زیادہ ازدیاد ایمان کا باعث بنی۔

موصوف نماز جمعہ میں شامل ہوئے اور زندگی میں پہلی مرتبہ حضور انور کا خطبہ براہ راست سننے کا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دیکھنے کا موقعہ ملا۔خطبہ کے بعد کہنے لگے کہ آج یہ ان کی زندگی کا انتہائی حیرت انگیز تجربہ تھا۔ایسے لگ رہا تھا کہ ہر طرف نور ہی نور ہے۔حضور انور کے الفاظ ان کے دل میں میخ کی طرح گڑھ رہے تھے۔ خاص طور پر حضور انور کی اسلام کو پھیلانے کی جو تڑپ تھی اس نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہاں آکر جو نظارہ میں نے دیکھا ہے مجھے کہیں بھی اپنی زندگی میں نظر نہیں آیا۔ایک ہی جگہ سب سوتے ہیں۔ جو اخوّت ومحبت کی روح احمدیوں کے اندر ہے وہ اور کہیں بھی نظر نہیں آتی۔ احمدی کس طرح دُور دُور سے اپنے امام کو دیکھنے کے لئے سفر کر کے آئے ہیں اور ان کے دلوں میں خلیفہ کے لئے جو محبت ہے وہ فقید المثال ہے۔اور کہنے لگے آج میں گواہی دیتا ہوں کہ احمدیت ہی سچّا اور حقیقی اسلام ہے۔اس میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں۔

❁... پرتگال میں مقیم گنی بساؤ (Guinea Bissau) کے ایک امام محمد سعید بلدے (Balde) بھی وفد کے ساتھ آئے تھے۔موصوف کو جب احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا تو انہوں نے جماعت کی تعلیم کو بغور سنا اور پھر جماعتی وفد کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے گئے اور کہنے لگے کہ میں جماعت احمدیہ میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ چنانچہ یکم جنوری 2013 کو انہوں نے قبول احمدیت کی سعادت پائی۔اس کے بعد مسلسل جماعتی مراکز میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے آتے ہیں اور اپنے دوسرے افریقی بھائیوں کو مسلسل احمدیت کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ان کی تبلیغی مساعی اور روابط سے تین ماہ کے اندر تیس بیعتیں حاصل ہو چکی ہیں۔جن میں سے 20 نو مبائعین یہاں آئے ہوئے تھے۔

امام محمد سعید بلدے سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ کیوں، کیا دیکھ کر جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے اور یہاں آنے کے بعد مسجد کو دیکھنے کے بعد آپ کے کیا تاثرات ہیں؟ اس پر امام موصوف نے بتایا کہ میں نے احمدیت کی تعلیم اور عقائد کو صحیح پایا اور جماعت احمدیہ کو حق پر سمجھ کر جماعت میں داخل ہوا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ امام کا جماعت میں شامل ہونا آسان نہیں۔ عام طور پر یہاں آئمہ جماعت میں داخل نہیں ہوتے۔ آپ نے جرأت کا مظاہرہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ثابت قدم رکھے اور آپ کے ایمان کو بڑھائے۔ امام صاحب موصوف نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔

❁... پرتگال کے اقتصادی حالات بہت خراب ہیں۔ بے روزگاری بہت ہے لیکن اس کے باوجود ان نومبائعین میں چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ ہے۔ ایک عرب نومبائع نے جو کافی عرصہ سے بے روزگار ہیں 40 یوروز کی رقم چندہ کے لئے نکال کر دی کہ یہ میرا چندہ ہے اور ساتھ ہی کہا کہ میں انتہائی شرمندہ ہوں کہ میں چندہ نہیں دے پا رہا۔ آج کل میں بے روزگار ہوں لیکن یہ معمولی رقم آپ چندہ کے لئے رکھ لیں اور دعا کریں کہ مجھے کام ملے اور میں شرح کے مطابق چندہ ادا کرسکوں۔

❁... پرتگال میں اقتصادی بحران کی وجہ سے جو بے روزگاری کے مسائل اور مشکلات ہیں، ان کے دور ہونے کے لئے نومبائعین نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ اقتصادی بحران صرف پرتگال نہیں بلکہ یونان، سپین اور دیگر یورپین ممالک بھی اس کا شکار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، پتہ نہیں کہ کیا مقدّر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مشکلات آسان فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا اس مشکل وقت کو صبر، حوصلہ اور دعا کے ساتھ گزاریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

❁... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آیا یہ سب نئے احمدی ہیں یا پرانے بھی ہیں اور ان کی فیملیز کہاں ہیں؟

اس پر مبلغ سلسلہ پرتگال فضل احمد مجوکہ صاحب نے حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی کہ ان میں سے اکثریت نئے احمدیوں کی ہے جو چند ماہ قبل احمدی ہوئے ہیں اور بعض پرانے احمدی بھی ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے بیعت کی تھی لیکن جماعت سے زیادہ رابطہ نہیں رہا۔ اب ان سے دوبارہ روابط کئے گئے ہیں۔ ان کی فیملیز ان کے اپنے ممالک میں ہی ہیں۔ یہ لوگ پرتگال میں اکیلے مقیم ہیں۔ مالی حالات کی تنگی کی وجہ سے اپنی فیملیز کو نہیں بلا سکتے کیونکہ پرتگال میں فیملی کے ساتھ گزر اوقات بہت مشکل ہوجاتی ہے۔

❁... ایک احمدی نوجوان آصف شہزاد صاحب جو روانی سے پرتگیزی زبان بول لیتے ہیں حضور انور کے استفسار پر انہوں نے بتایا کہ وہ گزشتہ 17 سال سے یہاں ہیں اور ابھی نیشنیلٹی نہیں ملی اور وہ الیکٹریشن کا کام کر رہے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے (پرتگال میں بننے والی) مسجد کی وائرنگ کر کے جانا ہے۔ ایک تو مسجد کی وائرنگ کرنی ہے اور دوسرا یہ کہ پانچ بیعتیں کروانی ہیں پھر اگر کسی دوسرے ملک جانا ہو تو جاسکتے ہیں۔

❁... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومبائعین کو بتایا کہ پرتگال میں آپ لوگوں کے لئے مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں زمین حاصل کرنے کے لئے کوششیں جاری ہیں۔ انشاء اللہ، اس طرح کی مسجد وہاں بھی تعمیر ہوگی۔ اس پر تمام نومبائعین نے اور جماعت نے الحمدللہ اور انشاء اللہ کہا اور بہت خوشی کا اظہار کیا۔

❁... ان تمام نومبائعین کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نمازیں پڑھنے کی توفیق ملی۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ براہ راست سننے اور حضور کو دیکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ تمام نومبائعین کے چہرے خوشی سے دمک رہے تھے اور ان کے دل مطمئن تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ثبات قدم عطا فرمائے۔

ملاقات کا یہ پروگرام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔ آخر پر سبھی نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں دو فیملیز اور بعض احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

آٹھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق بیعت کی تقریب ہوئی۔

تقریبِ بیعت

فرانس سے آنے والی چار افراد پر مشتمل فیملی اور سپین سے تعلق رکھنے والے دو افراد آج پہلی مرتبہ بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ سپین، فرانس اور پرتگال کے تمام نومبائعین اور احباب جماعت نے بھی دستی بیعت کی سعادت پائی۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

فرانس سے مکرم Azzeddinne Mouhim صاحب اپنی فیملی کے تین افراد کے ساتھ محض حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے 1800 کلومیٹر کا طویل سفر طے کر کے ویلنسیا (سپین) پہنچے تھے۔ موصوف نے اپنے قبول احمدیت کے بارہ میں بتایا کہ مجھے بچپن سے ہی اسلام کے ساتھ بڑی محبت ہے۔ ہمیشہ یہ بات میرے سامنے آجاتی کہ جس اسلام پر آج کے مسلمان چل رہے ہیں یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیا ہوا اسلام نہیں ہے۔ جب بھی یہ خیال میرے ذہن میں آتا مجھے بے چین کر دیتا اور میں اس حالت میں خدا تعالیٰ کے حضور بہت روتا کہ وہ میری رہنمائی اس جماعت کی طرف کر دے جو سچے اور حقیقی اسلام پر عمل پیرا ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں کہ 2012ء میں وہ اپنے ایک دوست کے ساتھ ملے اور اپنی یہ حالت بیان کی۔ تو اس کے دوست نے کہا کہ میری بھی یہ حالت تھی لیکن خدا تعالیٰ نے ایک جماعت کی طرف میری رہنمائی کر دی ہے۔ بعد ازاں یہ صاحب اپنے دوست کے ساتھ جلسہ سالانہ فرانس میں آئے اور مزید معلومات حاصل کیں اور پھر باقاعدگی سے MTA دیکھنا شروع کر دیا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے MTA پر حضور انور کا چہرہ دیکھا تو میں خوشی سے تلملا اٹھا کہ کس طرح نور والا روحانی چہرہ ہے۔ اس کے بعد پھر میں پانچ ماہ تک MTA3 دیکھتا رہا اور احمدیت کی سچائی کا قائل ہوگیا۔

جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے کہ یہ ایک سچی جماعت ہے میری بیوی نے بھی میرا ساتھ دیا اور مجھے بتایا کہ اس نے بھی ایک خواب دیکھا ہے۔ جس میں اس نے ایک ایسے نور کو دیکھا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اور اس نور اور روشنی سے ''احمدیہ، احمدیہ'' کی آواز آرہی تھی۔ یہ تمام نشان دیکھنے کے بعد میں نے فرانس مشن سے رابطہ کیا تو امیر فرانس نے بتایا کہ ہم تو سپین جا رہے ہیں آپ بھی آجائیں۔ چنانچہ میں بیعت کے لئے اپنے بچوں کے ساتھ حاضر ہوگیا ہوں۔ انہوں نے حضور انور کے ساتھ علیحدگی میں ملنے کی درخواست بھی کی چنانچہ ان کی حضور انور سے علیحدہ ملاقات بھی ہوئی۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں حضور سے اس لئے اکیلا ملنا چاہتا تھا کہ میں حضور کی خدمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کا پیغام پہنچادوں۔ انہوں نے یہ الفاظ بڑے درد کے ساتھ ادا کئے۔ حضور نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرمایا اور ان کے لئے دعا کی۔

پرتگال سے آنے والے تمام نومبائعین نے بھی حضور انور کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

بیعت کی سعادت پانے کے بعد تمام نومبائعین نے انتہائی خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ ایسا روحانی نظّارہ انہوں نے کہیں بھی نہیں دیکھا۔

❁... ایک نوجوان نے بتایا کہ بیعت کے الفاظ دہرانے کے بعد ان کا دل بالکل صاف ہوگیا ہے اور ایسے محسوس ہو رہا ہے کہ وہ بالکل صاف ہوگئے ہیں اور ان میں کوئی میل باقی نہیں رہی۔

❁... ایک نومبائع نے بتایا کہ اب ہم بیعت کرنے کے بعد بیٹھ نہیں جائیں گے بلکہ آپ دیکھیں گے کہ ہم اس پیغام کو اور لوگوں تک بھی پہنچائیں گے۔

❁... ایک نومبائع نے بتایا کہ جب اس نے نماز جمعہ ادا کی اور حضور انور کا خطبہ سنا تو اس نے ایک نور دیکھا جو حضور کے چہرہ سے نکل رہا تھا اور اس نے پوری مسجد کو اور حاضرین وسامعین کو منوّر کر دیا تھا۔

تقریب بیعت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد سے باہر تشریف لے آئے۔

تقریب عشائیہ

جماعت سپین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں آج ایک تقریب عشائیہ کا اہتمام کیا تھا۔ جس میں سپین کے تمام احباب اور مختلف ممالک سے آنے والے تمام مہمان شامل تھے۔ کھانے کا انتظام مسجد کے ساتھ والے ہمسایہ کے احاطہ میں لگی ہوئی مارکی میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ از راہ شفقت تشریف لائے اور تمام احباب نے اپنے پیارے آقا کی معیّت میں کھانا کھایا۔ حضرت بیگم صاحبہ مدّظلّہا العالی نے خواتین کے ساتھ اس پروگرام سے فارغ ہوکر پونے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

30 مارچ بروز ہفتہ 2013

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پانچ بجکر 45 منٹ پر مسجد بیت الرحمن میں تشریف لے جا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن اور دنیا کے دوسرے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ فرانس کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ سے روانہ ہوکر مسجد بیت الرحمن تشریف لائے اور نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ فرانس کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ مجلس عاملہ انصاراللہ فرانس کے یہ ممبران مسجد کے افتتاح میں شمولیت کے لئے ویلنسیا پہنچے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر صاحب انصاراللہ فرانس کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ پہلے پرانی ہدایات پر تو عمل کرلیں۔ پھر نئی ہدایات لیں۔ انصاراللہ کو تبلیغ کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ آپ اپنے لئے سو بیعتوں کا ٹارگٹ رکھیں۔ فرانس کے بارڈر کا وہ حصّہ جو سپین کے ساتھ لگتا ہے اُس علاقہ میں کام کریں اور باقاعدہ منصوبہ بنا کر کام کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ خادم جب تک وہ چالیس سال کا ہوتا ہے جوان رہتا ہے اور سارے کام بڑی چستی سے کرتا ہے جب 41 ویں سال میں قدم رکھتا ہے اور انصاراللہ میں چلا جاتا ہے تو اپنے کام میں بھی سست ہوجاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ اپنے انصار کو Active کریں، فعّال بنائیں اور انہیں انصار اللہ کے بارہ میں تفصیل سے بتائیں اور ''نحن انصاراللہ'' کے معانی بتائیں تاکہ انہیں علم ہو کہ ہم کون ہیں اور ہماری کیا ذمّہ داریاں ہیں۔

قائد عمومی نے بتایا کہ فرانس میں انصار کی تعداد 180 ہے اور ہماری پندرہ مجالس ہیں اور نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران کی تعداد 19 ہے۔

حضور انور نے فرمایا تمام قائدین اپنے اپنے شعبہ کو دیکھیں اور اپنے اپنے لائحہ عمل کے مطابق کام کو آگے بڑھائیں۔ آپ کی انصار کی کل تجنید 180 ہے اور 19 تو آپ کی نیشنل عاملہ کے ممبران ہیں۔ اگر ایک ایک ممبر 10 انصار کو بھی سنبھالے اور انہیں فعال کرے اور ارادہ کرے کہ ہر ممبر کو ہر چیز میں involve کرنا ہے تو آپ کی مجلس انصاراللہ دنیا کی ایک مثالی اور آئیڈیل مجلس انصاراللہ بن سکتی ہے۔ پھر ان کے سپرد مختلف علاقے کریں تو بہت اچھا کام ہوسکتا ہے تو اس طرح آپ ان کو مستعد کرسکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ صدر مجلس نے جو لائحہ عمل بنایا ہوا ہے آپ سب اس پر عمل کریں اور پختہ ارادہ اور عزم سے کام کریں تو خدا تعالیٰ آپ کے کام میں برکت ڈال دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دوروں کے دوران مَیں مختلف ممالک کی مجالس عاملہ انصار اللہ کو ہدایات دیتا ہوں اور وہ اخبار الفضل میں رپورٹس میں شائع ہوتی ہیں۔ آپ وہ بھی پڑھا کریں۔ یہ سب مجالس انصار کے لئے ہوتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ انصاراللہ کی عمر ایسی ہے کہ جنہوں نے داڑھیاں نہیں رکھی ہوئیں ان کو تھوڑی تھوڑی داڑھیاں رکھ لینی چاہئیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ نے جو عہدیدار رکھنے ہوں، اُن کا انتخاب کیا کریں جن کی

داڑھیاں ہوں، سوائے اس کے کہ قحط الرجال ہو، داڑھی والا آپ کو کوئی مل ہی نہ رہا ہو۔ حضور انور نے فرمایا کم ازکم جو اسلامی شعار ہیں ظاہراً تو نظر آنے چاہئیں باقی باطن کو تو خدا جانتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے بھی داڑھی رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔

حضور انور نے فرمایا ایک مخالف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کہا کہ آپ کا دعویٰ تو نبوّت کا ہے۔ لیکن آپ کے پیرو داڑھی بھی نہیں رکھتے۔ اس پر آپؑ نے فرمایا۔ مولوی جی! افسوس، آپ کا تو داڑھی کی طرف خیال ہے اور ہمارا ایمان کی طرف ہے جب ان میں ایمان پختہ ہو جائے گا تو داڑھی بھی رکھ لیں گے۔ کیونکہ جب یہ دیکھیں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک تھی اور ہمارے پیشوا کی بھی داڑھی ہے تو خود بخود اپنی داڑھی رکھ لیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت کی وجہ سے داڑھی رکھ لیں۔ آپ محض محبت کی وجہ سے داڑھی رکھیں گے تو آپ کی ان دونوں مبارک وجودوں سے بہت زیادہ محبت بڑھے گی۔

صدر صاحب مجلس نے بتایا کہ 40 فیصد انصار کی داڑھیاں موجود ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو باقی ہیں ان کی بھی ہونی چاہئیں۔ اور خصوصاً مجلس عاملہ کے ہر ممبر اور عہدیدار کی داڑھی ہونی چاہیے۔ ہر ایک کو اسلامی شعار کا خیال ہونا چاہیے۔

قائد تعلیم سے حضور انور نے دریافت فرمایا:۔ آپ نے سالانہ امتحان میں کونسی کتاب رکھی ہوئی ہے؟ جس پر سیکرٹری تعلیم نے بتایا ''پیغام صلح'' ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ کی 19 ممبران کی نیشنل مجلس عاملہ ہے آپ نوٹ کر لیں کہ ہر عاملہ کا ممبر امتحان میں شامل ہو۔ پھر مجالس کی عاملہ ہیں۔ ہر مجلس کی عاملہ کا ہر ممبر امتحان میں شامل ہو۔ اگر کسی ممبر کی طرف سے پرچہ کا جواب نہیں ملتا تو اس سے پوچھیں اور follow up کریں۔

حضور انور نے سیکرٹری تعلیم سے فرمایا: آپ مراکش کے باشندے ہیں۔ مراکش کے لوگوں کو تبلیغ کریں۔ جو مراکن کی پاکٹس (Pockets) ہیں ان میں آپ کو کام کرنا چاہیے اور تبلیغی منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔ حضور انور نے فرمایا اس وقت مراکش کے جو احباب بیعت کر رہے ہیں وہ MTA کے ذریعہ کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ MTA پر انحصار نہ کریں کہ لوگ MTA دیکھ کر بیعت کریں۔ اپنا پروگرام بھی بنائیں۔ تبلیغی منصوبہ بندی کریں۔ محنت کریں، کوشش کریں، عزم اور ہمّت کریں اور دعا سے کام لیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

امیر صاحب فرانس نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ آٹھ ماہ میں 61 بیعتیں ہوئی ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر امیر صاحب فرانس نے بتایا کہ گزشتہ دنوں نو مبائعین کا جو گروپ لندن گیا تھا اور حضور انور سے ملاقات ہوئی تھی وہ سب بہت خوش ہیں اور بڑا اثر لے کر واپس آئے تھے۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ یہ میٹنگ بارہ بجکر پانچ منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 30 فیملیز کے 124 افراد اور بارہ افراد نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان سبھی احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتیں کرنے والی یہ فیملیز سپین کی جماعتوں بارسلونا، میڈرڈ، پیدروآباد اور ویلنسیا سے آئی تھیں۔ اس کے علاوہ فرانس، بیلجئیم اور امریکہ سے آنے والے احباب نے بھی حضور انور سے ملاقات کا شرف پایا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور اہل خانہ کے ساتھ سیر کے لئے سمندر کے کنارے تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قریباً ایک گھنٹہ پیدل سیر کی۔ سات بجکر پچاس منٹ پر رہائشگاہ پر واپسی ہوئی اور پھر یہاں سے نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے لئے ''مسجد بیت الرحمن'' کے لئے روانگی ہوئی۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی سے قبل پروگرام کے مطابق تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 14 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ جن خوش نصیب بچیوں اور بچوں نے اس تقریب میں شمولیت کی ان کے نام درج ذیل ہیں۔ عزیزہ ونسا وسیم، عزیزہ صوفیہ عامر، عزیزہ دانیہ طارق، عزیزہ امۃ المصوّر، عزیزہ امۃ الوکیل، عزیزہ عائشہ اعجاز، عزیزہ مہر خاں، عزیزہ بیرا اشتیاق۔ بچوں میں عزیزم شرجیل احمد، عزیزم ماہر احمد، عزیزم جاذب احمد، عزیزم زمریز طیب، عزیزم عاطف طیّب۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

اخبارات میں کوریج

آج ویلنسیا کے دو اخباروں "Las Provincias" اور "Levante" نے اپنی 30 مارچ 2013ء کی اشاعت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خطبہ جمعہ اور مسجد بیت الرحمن کے افتتاح کے حوالہ سے تصاویر کے ساتھ خبریں اور آرٹیکل شائع کئے۔

❁... بالنسیا کے اخبار روزنامہ Las Provincias نے اپنی 30؍مارچ 2013 کی اشاعت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تصویر شائع کی اور مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے خبر دی۔

” La Pobla de Vallbona کی مسجد میں پہلا خطبہ

La Pobla de Vallbona کی مسجد جو کہ صوبہ بالینسیا کی سب سے بڑی مسجد ہے، کل جمعہ کے خطبہ کے ساتھ اس کا افتتاح کر دیا گیا ہے۔ نماز جمعہ سے پہلے حضرت امیر المومنین نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ جماعت احمدیہ کے خلیفہ اور ایسے مسلمان رہنما ہیں جن کو امن کے قیام کے لئے کوششوں کی وجہ سے، جس کو آپ اسلام کی بنیادی تعلیم سمجھتے ہیں، مغربی دنیا میں بے انتہا عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔''

❁... بالنسیا کے اخبار روزنامہ Levante نے اپنی 30؍مارچ 2013ء کی اشاعت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے کی تصویر شائع کی اور مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے خبر دی۔ نیز اخبار کے سرورق پر بھی خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور انور کی تصویر شائع کی۔

اخبار نے لکھا:

''حضرت مرزا مسرور احمد صاحب لا پوبلا دے بائی بونا (La Pobla de Vallbona) کی نئی مسجد میں اپنی جماعت کے لوگوں کے درمیان ارشاد فرما رہے ہیں۔

اسلام نے جھنڈے گاڑ دیے

امام جماعت احمدیہ نے لا پوبلا دے بائی بونا (La Pobla de Vallbona) کی مسجد کا افتتاح فرما دیا ہے۔ اس دوران تقریباً 500 احباب جماعت موجود تھے۔ جماعت کے روحانی پیشوا فرماتے ہیں کہ مسجد کے لئے بالنسیا کا انتخاب اس لئے کیا گیا ہے کیونکہ سترھویں صدی میں یہاں سے مسلمانوں کو نکالنا شروع کیا گیا تھا۔

(آر۔ ایف۔ بالنسیا۔ رائٹر) La Pobla de Vallbona کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر تقریباً 500 احباب جماعت موجود تھے۔ جماعت کے روحانی پیشوا نے اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ مسجد کیلئے بالنسیا کا انتخاب اس لئے کیا گیا ہے کیونکہ سترھویں صدی میں یہاں سے مسلمانوں کو نکالنا شروع کیا گیا تھا۔ اس مسجد میں تاریخی اعتبار سے ایک گہری دلچسپی کا عنصر موجود ہے۔ قرطبہ میں مسجد بنانے کے تیس سال بعد یہ ضروری تھا کہ دوسری مسجد بالنسیا میں بنائی جاتی۔ میں نے ہدایت کی کہ مسجد بالنسیا میں بنائی جائے کیونکہ یہاں کے مسلمان اپنے اخلاص و ایمان میں کافی بڑھے ہوئے تھے۔

سپین میں جماعت احمدیہ کے افراد 600 کے لگ بھگ ہیں جبکہ بالنسیا میں انکی تعداد 160 ہے۔ اس کے باوجود بھی یہاں جماعت نے روپیہ خرچ کرنے سے دریغ نہیں کیا کیونکہ انہیں یقین ہے کہ وہ یہاں جلد از جلد ترقی کریں گے۔ مسجد کے پلاٹ کا کل رقبہ 5000 مربع میٹر ہے جبکہ اس کے مین ہال میں 260 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ یہ مسجد مکمل طور پر افراد جماعت کے چندوں سے ہی تعمیر کی گئی ہے۔ جماعت احمدیہ بالنسیا کے صدر مکرم ڈاکٹر عطا الٰہی منصور صاحب نے اس بات پر کافی زور دیا کہ حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد صاحب کا یہ دورہ عالمی حیثیت کا حامل ہے کیونکہ آپ دو سو ملین لوگوں کے پیشوا ہیں۔ خلیفہ وقت کا یہ خطبہ آٹھ چینلز کے ذریعہ ساری دنیا میں پہنچایا گیا۔ حضور انور سے ملنے کے لئے کل جماعت احمدیہ فرانس، بیلجئیم، انگلستان اور ہالینڈ کے لوگ آئے ہوئے تھے۔ عطا الٰہی منصور صاحب نے کہا کہ جمعہ کے بابرکت دن مسجد کا افتتاح ہونا ایک اتفاق ہے اور یہ حضور کی مصروفیات کی وجہ سے ہے۔ ہمارے نزدیک جمعہ ایک بابرکت دن ہے۔ اگر اس وقت مسجد کا افتتاح نہ ہوتا تو ہمیں اکتوبر کے آخر تک انتظار کرنا پڑتا۔

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے افراد جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ مسجد کا کام تقریباً سات سال پہلے شروع کیا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت سپین میں تقریباً ایک ملین مسلمان سکونت پذیر ہیں اور میرا اندازہ ہے کہ بیس سال کے اندر اندر یہ تعداد دگنی ہو جائے گی۔ سپین میں اسلام کے استحکام کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ ایک مسلمان جماعت ہے جو اپنی امن پسندی، صبر اور ہر قسم کے فساد کے مخالف ہونے کی وجہ سے جانی جاتی ہے۔ جماعت کے افراد یہ یقین رکھتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک اور نبی کا ظہور ہو چکا ہے۔ جماعت کے ان عقائد کی وجہ سے اسے پاکستان جیسے بعض ممالک میں سخت مخالفت کا سامنا ہے۔ درحقیقت خلیفہ کا تعلق پاکستان سے ہے اور آپ کو پاکستان چھوڑ کر لندن میں مقیم ہونا پڑا ہے۔ اس روحانی پیشوا نے خطبہ کے دوران اپنی پسندیدہ امن پسند شخصیتوں کے بارے میں اچھے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ''اسلام میں کسی بھی قسم کے فساد کی کوئی جگہ نہیں۔ امن کو پھیلانے اور اس کی ترویج کی ضرورت ہے''۔

مکرم فضل الٰہی قمر صاحب جو کہ جماعت کے سیکرٹری تبلیغ ہیں نے اس بات پر کافی زور دیا کہ اسلام میں تشدد اور فساد کی کوئی گنجائش نہیں۔ ہمیں ممکنہ مخالفت اور تعصب کا اندازہ ہے لیکن ہم امن کا پیغام دیتے چلے آ رہے ہیں۔ جماعت بالینسیا کے عہدیداران اس بات پر فکر مند ہیں کہ ابھی تک سپینش نو مبائعین بہت کم ہیں لیکن یہ اپنے ارادہ میں پختہ اور مضبوط نظر آتے ہیں۔ (جاری)

بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل، اپریل 2013ء

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

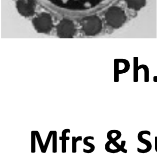

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

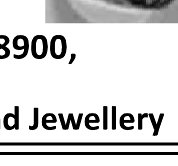

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان 2013ء

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے 1906ء میں ’’شاخ دینیات‘‘ کا اجراء فرمایا تھا جو بعد میں جامعہ احمدیہ کہلایا۔اس مدرسہ کے اجراء کا مقصد علمائے دین ومبلغین تیار کرنا تھا۔گذشتہ ایک سوسات سالوں سے اس جامعہ سے سینکڑوں علماء ومبلغین کرام فارغ التحصیل ہوکر اندرون وبیرون ہند فریضۂ تبلیغ ادا کر چکے ہیں اور الحمدللہ اب بھی کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔اس سلسلہ کو جاری رکھنے کے لئے ہر سال جامعہ احمدیہ میں طلبہ کو داخل کیا جاتا ہے۔لہذا داخلہ کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر چٹھی لکھ کر جامعہ سے داخلہ فارم اور داخلہ امتحان کا Pattern اور Model Paper منگوالیں اور اپنے علاقہ کے مبلغ یا معلم صاحب سے نصاب کے مطابق اچھی تیاری کرلیں ۔کیونکہ میرٹ لسٹ کے مطابق صرف 25 طلبہ کو ہی داخلہ دیا جائے گا۔باقی طلباء جو پچیس کے زمرے میں نہیں آئیں گے یا نور ہسپتال قادیان کے میڈیکل ٹیسٹ میں ان فٹ (unfit) ہوجائیں گے انہیں اپنے اخراجات پر واپس جانا ہوگا۔شرائط داخلہ یہ ہیں:۔

1۔امیدوار کا کم ازکم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

2۔داخلہ فارم کی ہر طرح سے تکمیل کر کے 15 جولائی 2013ء تک پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کو بذریعہ رجسٹری ڈاک پہنچ جانا چاہئے۔دفتر جامعہ احمدیہ داخلہ فارم کا ہر طرح سے جائزہ لینے کے بعد اُمیدوار طالب علم کو قادیان آنے کی تحریری یا بذریعہ ٹیلیفون اطلاع دیگا۔اطلاع ملنے کی صورت میں 29 جولائی 2013ء تک قادیان پہنچ جائیں۔

3۔میٹرک پاس کے لئے عمر کی حد 17 سال اور +2 پاس طالب علم کے لئے 19 سال ہے۔عمر کی حد میں حفاظ کرام کو استثنائی طور پر رعایت دی جاسکتی ہے۔

4۔داخلہ کے لئے اُمیدوار طلبہ کا یکم اگست 2013ء بروز جمعرات صبح 9:00 بجے جامعہ احمدیہ قادیان میں تحریری امتحان ہوگا۔جس میں قرآن مجید،حدیث ،اسلام واحمدیت ،دینی معلومات،عربی ،اُردو اور حساب ،انگریزی اور جنرل نالج وغیرہ کے مختصر سوالات دیئے جائیں گے۔تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا انٹرویو ہوگا جسمیں قرآن کریم ناظرہ،اُردو کی کوئی کتاب اور انگریزی اخبار پڑھوا کر سُنا جائے گا،نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ اور طالب علم کا رجحان معلوم کرنے کے لئے سوالات کئے جائیں گے۔

5۔انٹرویو میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا نور ہسپتال قادیان میں میڈیکل چیک اپ ہوگا ۔جن اُمیدواروں کی میڈیکل رپورٹ تسلی بخش ہوگی اُنہیں جامعہ میں مشروط داخلہ دیا جائیگا۔اگر اسکے بعد کبھی بھی طالب علم نے جامعہ کی تعلیم میں عدم دلچسپی یا کمزوری یا قواعد جامعہ وبورڈنگ کی خلاف ورزی کا مظاہرہ کیا تو اُسے جامعہ سے فارغ کر دیا جائے گا۔

6۔امراء،صدر صاحبان،مبلغین ومعلمین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ اچھے اور قابل علماء ومبلغین بنانے کے لئے ذہین وقابل اور دینی خدمات کا جذبہ رکھنے والے اور نیکی کی طرف راغب طلبہ کا انتخاب کر کے انہیں داخلہ کے نصاب کی اچھی طرح تیاری کروا کر مقررہ تاریخ پر قادیان بھجوادیں۔جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

رابطہ نمبرز: 09876376447، 08427723770, 09888061854,

01872-23770 01872-220583

نوٹ: داخلہ فارم میں اُمیدوار طالب علم اپنا ٹیلی فون یا موبائل نمبر ضرور تحریر کرے۔نیز اپنی جماعت کے صدر صاحب کا ٹیلی فون اور موبائل نمبر بھی ضرور لکھیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

نے جو کچھ پایا اور خدا تعالیٰ نے ان کی جسقدر قدر کی وہ پوشیدہ بات نہیں ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور فیضان کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو کچھ کر کے دکھاؤ ورنہ نکمی شئے کی طرح تم پھینک دیئے جاؤ گے۔کوئی آدمی اپنے گھر کی اچھی چیزوں اور سونے چاندی کو باہر نہیں پھینک دیتا بلکہ ان اشیاء کو اور تمام کارآمد اور قیمتی چیزوں کو سنبھال سنبھال کر رکھتے ہو۔لیکن اگر گھر میں کوئی چوہا مرا ہوا دکھائی دے تو اس کو سب سے پہلے باہر پھینک دو گے۔اسی طرح پر خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو ہمشیہ عزیز رکھتا ہے،ان کی عمر دراز کرتا ہے اور ان کے کاروبار میں ایک برکت رکھ دیتا ہے،وہ ان کو ضائع نہیں کرتا اور بے عزتی کی موت نہیں مارتا۔لیکن جو خدا تعالیٰ کی ہدایتوں کی بے حرمتی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو تباہ کر دیتا ہے۔اگر چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ تمہاری قدر کرے تو اس کے واسطے ضروری ہے کہ تم نیک بن جاؤ تا خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل قدر ٹھہرو جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں اور اس کے حکموں کی پابندی کرتے ہیں وہ ان میں اور ان کے غیروں کے درمیان ایک فرقان رکھ دیتا ہے یہی راز انسان کے برکت پانے کا ہے کہ وہ بدیوں سے بچتا رہے۔ایسا شخص جہاں رہے وہ قابل قدر ہوتا ہے کیونکہ اس سے نیکی پہنچتی ہے۔وہ غریبوں سے سلوک کرتا ہے،ہمسایوں پر رحم کرتا ہے،شرارت نہیں کرتا،جھوٹے مقدمات نہیں بناتا،جھوٹی گواہیاں نہیں دیتا،بلکہ دل کو پاک کرتا ہے اور خدا کی طرف مشغول ہوتا ہے اور خدا کا ولی کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے سچائی پر قائم رہنے والا بنائے ۔اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے حکموں کی کامل اطاعت کرنے والے ہم ہوں۔اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کی پردہ پوشی فرمائے۔ہمیشہ ہمارے سے وہ اعمال سرزد ہوں جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوں۔اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہم جذب کرنے والے ہوں،اللہ تعالیٰ نے جس مقصد کے لئے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بھیجا ہے،ہم حقیقت میں اُس مقصد کو حاصل کرنے والے بھی ہوں اور آپ کے مددگار بھی ہوں۔اور اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر ہمیشہ ہم پر رہے۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ آج بھی ایک افسوس ناک خبر ہے۔پاکستان میں،لاہور میں ہمارے ایک احمدی بھائی مکرم جواد کریم صاحب کو 17 جون کو چار نامعلوم افراد نے گھر میں گھس کر گولی مار کر شہید کر دیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم جواد کریم صاحب شہید کے تفصیلی خاندانی حالات اور کوائف نیز جماعتی خدمات کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد شہید مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

❁❁❁

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji
Ph.: 08479-240269, 09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES & AUTO ELECTRICALS

Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Battery Re-build & all Vehicles Automobiles, Electrical Job work undertaken
Opp. S.B.H., B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Dt. Yadgir, Karnataka

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

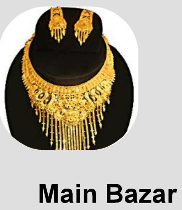

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman

ALLADIN BUILDERS

وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان

لوتھرا جیولرز قادیان

LUTHRA JEWELLERS LJ SIGN OF PURITY

Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
Since 1948

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 4 July 2013 Issue No.27

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar

مؤمن تقویٰ سے کام لیتے ہوئے ہمیشہ قولِ سدید پر قائم رہتے ہیں

مکرم جواد کریم صاحب شہید لاہور پاکستان کا ذکر خیر۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21 جون 2013 مسجد بیت الفتوح مارڈن لندن

تشہد، تعوذ، اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:

يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ○ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ○ (سورۃ الاحزاب 71.72)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقوی اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کیا کرو۔ وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے، یقینا اس نے ایک بڑی کامیابی کو پالیا۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان آیات میں خدا تعالیٰ نے تقویٰ اختیار کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ قول سدید اختیار کرو۔ صاف اور سیدھی بات کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ قول سدید یہ ہے کہ وہ بات منہ پر لاؤ جو بالکل راست اور نہایت معقولیت میں ہو۔ اور لغو اور فضول اور جھوٹ کا اس میں سرِ مو دخل نہ ہو۔

پھر ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ ’’اے وے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ خدا سے ڈرو اور وہ باتیں کیا کرو جو سچی اور راست اور حق اور حکمت پر مبنی ہوں۔‘‘

پھر فرماتے ہیں کہ ’’لغو باتیں مت کیا کرو۔ محل اور موقع کی بات کیا کرو۔‘‘

ان تمام ارشادات میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمائے ہیں، یہ واضح ہوتا ہے کہ تقویٰ کا حصول اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اُس وقت ممکن ہے جب ہر حالت میں مشکل میں بھی اور آسانی میں بھی، فیصلہ کرتے ہوئے بھی تمہارے منہ پر ایسی بات آئے جو بالکل سچ ہو۔ اُس میں کسی قسم کا ابہام نہ ہو۔ یعنی ایسا ابہام جس سے ہر ایک اپنی مرضی کا مطلب نکال سکے۔ ایسی سچائی ہو کہ اگر اس سچائی سے اپنا نقصان بھی ہوتا ہو تو برداشت کر لو لیکن اپنی راست گوئی اور سچائی پر حرف نہ آنے دو۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ روزمرہ کے معاملات میں اگر ذرا سی غلط بیانی ہو جائے تو فرق نہیں پڑتا، لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرق پڑتا ہے، تمہارے تقویٰ کا معیار کم ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ تقویٰ کا معیار کم ہوتے ہوئے ایک وقت میں غلط بیانی اور جھوٹ کے قریب تک تمہیں لے جائے۔ یا سچائی سے بالکل انسان دور ہو جائے اور جھوٹ میں ڈوب جائے اور پھر خدا تعالیٰ سے دور ہو جائے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر مؤمن ہو تو تقویٰ سے کام لیتے ہوئے ہمیشہ قولِ سدید پر قائم رہو۔ فرمایا کہ قولِ سدید کا یہ بھی معیار ہے کہ جو الفاظ منہ پر آئیں، وہ معقولیت بھی رکھتے ہوں۔ یہ نہیں کہ جو اُول شلول ہم نے سچ بول دینا ہے۔ بعض دفعہ بعض باتیں سچی بھی ہوتی ہیں لیکن ضروری نہیں کہ کہی بھی جائیں۔ وہ معقولیت کا درجہ نہیں رکھتیں۔ فتنہ اور فساد کا موجب بن جاتی ہیں۔ کسی کا راز دوسروں کو بتانے سے رشتوں میں دراڑیں پڑتی ہیں۔ تعلقات میں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن یہ بھی ہے کہ ایک بات ایک موقع پر ایک جگہ پر معقول نہیں، لیکن دوسرے موقع اور جگہ پر یہ کرنی ضروری ہو جاتی ہے۔ مثلاً خلیفہ وقت کے پاس بعض باتیں لائی جاتی ہیں جو اصلاح کے لئے ہوں۔ پس اگر ایسی بات ہو تو گو ہر جگہ کرنے والی یہ نہیں ہوتی لیکن یہاں آ کر وہ معقولیت کا درجہ اختیار کر لیتی ہے۔

ایک ہی بات ایک جگہ فساد کا موجب ہے اور دوسری جگہ اصلاح کا موجب ہے۔ اس لئے فرمایا کہ حق کے ساتھ، سچائی کے ساتھ حکمت بھی مدّنظر رہنی چاہئے۔ اگر حکمت ہو گی تو تبھی قولِ سدید بھی ہو گا۔ اور حکمت یہ ہے کہ معاشرے کی اصلاح اور امن کا قیام ہر سطح پر ہو، یہ مقصود ہو، نہ کہ فساد۔ پس اس حکمت کو مدّنظر رکھتے ہوئے موقع اور محل کی مناسبت سے بات ہونی چاہئے۔ یعنی ہر سچی بات حکمت کے بغیر اور موقع اور محل کو سامنے رکھے بغیر کرنا قولِ سدید نہیں ہے۔ یہ پھر لغویات اور فضولیات میں شمار ہو جائے گا۔ اور یہ صورتِ حال بجائے خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے، ایک انسان کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنا سکتی ہے۔ ایک مؤمن کو تقویٰ پر چلتے ہوئے قولِ سدید کی باریکیوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ تقویٰ کی باریکیوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر باریکی سے اس بات پر نظر ہو گی تو اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر پھر ایسے انسان پر پڑتی ہے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تقویٰ کی وضاحت پر مبنی اقتباسات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ فوزِ عظیم کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی کامل اطاعت ضروری ہے۔ اپنی زندگی کو اللہ اور رسول کے حکموں کے مطابق ڈھالنا ضروری ہے۔ اس پر عمل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ سے طاقت مانگنا ضروری ہے۔ اور یہ طاقت استغفار سے ملتی ہے۔ جب یہ طاقت ملے گی تو پھر نیک اعمال بھی سرزد ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نیک اعمال کی طرف رہنمائی بھی فرماتا رہے گا۔ اور اُن حقیقی مؤمنوں میں شمار ہو گا پھر ایسے انسان کا جو سچائی پر قائم رہنے والے اور سچائی کو پھیلانے والے ہوں گے۔ اُن لوگوں میں شمار ہو گا جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے والے مؤمنین ہیں۔ پس تقویٰ فوزِ عظیم تک لے جاتا ہے اور فوزِ عظیم حاصل کرنے والے وہ متقی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مؤمنو! اپنی زندگی کا یہ مقصد بناؤ اگر حقیقی مؤمن بننا ہے۔ پس یہ چیزیں ہیں جو ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے بعض اور اقتباسات پیش کروں گا۔ سچائی کے اظہار کے بارے میں کس طرح ہونا چاہئے، کیسے موقعوں پر ہونا چاہئے، اس کی مختلف حالتیں کیا ہوتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ سچ میں ایک جرأت اور دلیری ہوتی ہے۔ جھوٹا انسان بزدل ہوتا ہے۔ وہ، جس کی زندگی ناپاکی اور گند گناہوں سے ملوث ہے، وہ ہمیشہ خوفزدہ رہتا ہے اور مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ایک صادق انسان کی طرح دلیری اور جرأت سے اپنی صداقت کا اظہار نہیں کر سکتا اور اپنی پاکدامنی کا ثبوت نہیں دے سکتا۔ دنیوی معاملات میں ہی غور کر کے دیکھ لو کہ کون ہے جس کو ذرا سی بھی خدا نے خوش حیثیتی عطا کی ہو اور اُس کے حاسد نہ ہوں۔ ہر خوش حیثیت کے حاسد ضرور ہو جاتے ہیں اور ساتھ ہی لگے رہتے ہیں، یہی حال دینی امور کا ہے۔ شیطان بھی اصلاح کا دشمن ہے۔ پس انسان کو چاہئے کہ اپنا حساب کتاب صاف رکھے اور خدا تعالیٰ سے معاملہ درست رکھے۔ شیطان تو لگا ہوا ہے ساتھ، لیکن اگر انسان کے اندر سچائی ہے، اپنا معاملہ اللہ سے صاف ہے تو پھر کوئی فکر نہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ سچ کا اظہار بعض دفعہ مشکلات میں ڈال دیتا ہے لیکن اگر اپنا ظاہر و باطن ایک ہو تو پھر ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ مشکلات بھی غائب ہو جاتی ہیں اور یہ صرف دشمنوں کی طرف سے نہیں ہوتا بلکہ بعض دفعہ اپنوں سے بھی سچ کا اظہار مشکلات میں ڈال سکتا ہے کیونکہ اپنوں میں بھی کئی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ تقویٰ کی کمی ہوتی ہے۔ اس لئے انسان بعض دفعہ اپنوں سے بھی پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ مثلاً آجکل انتخابات ہو رہے ہیں دنیا میں۔ مجھے بعض شکایات آتی ہیں کہ ہم نے فلاں کو ووٹ دیا یا فلاں عہدے دار نے پوچھا کہ تم نے فلاں کو کیوں اپنی رائے دی، اُس کو ووٹ کیوں دیا؟ پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر حق سمجھتے ہوئے کسی نے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے تو پھر سچائی یہی ہے، تقویٰ یہی ہے کہ بے فکر رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر ایک احمدی کو ہر عہدے دار کو یہ سوچنا چاہئے کہ میں نے زیادہ سے زیادہ دوسرے کو کس طرح فائدہ پہنچانا ہے اور فائدہ پہنچانا ہی ہر ایک کے پیشِ نظر ہونا چاہئے۔ یہ اعزاز، یہ عہدہ، یہ خدمت کا فائدہ تبھی ہے جب دوسرے کو فائدہ پہنچانے کی سوچ ہو، نیک نیتی ہو، اپنے اعمال کی اصلاح کی طرف توجہ ہو اور سچائی پر قائم رہنے والا انسان ہو، تقویٰ پر چلنے والا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ’’غرض یہ اچھی طرح یاد رکھو کہ نری لاف وگزاف اور زبانی قیل وقال کوئی فائدہ اور اثر نہیں رکھتی جب تک کہ اس کے ساتھ عمل نہ ہو اور ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء سے نیک عمل نہ کئے جاویں جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ شریف بھیج کر صحابہ سے خدمت لی۔ کیا انہوں نے صرف اسی قدر کافی سمجھا تھا کہ قرآن کو زبان سے پڑھ لیا یا اس پر عمل کرنا ضروری سمجھا تھا؟ انہوں نے اطاعت و وفاداری دکھائی کہ بکریوں کی طرح ذبح ہو گئے اور پھر انہوں

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان